بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

اور نیکی اور بدی برابر نہیں، برائی کو بھلائی سے ٹال (فصلت: ۳۴)

فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے

حُسنِ سُلوک

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۱۱

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے

حُسنِ سُلوک

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۱۱

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک نظریاتی حکومت میں ان لوگوں کے لئے جگہ نہیں ہوا کرتی جو اس نظریے کے دل سے مخالف ہوں اور ہر وقت کاٹ میں لگے رہتے ہوں ـــــ ایسے لوگوں کو گوارا کرنا مستقبل کے لئے فتنوں کو دعوت دینا ہے لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے ساتھ بھی حسن سلوک روا رکھا ـــــ ان کے مال کی حفاظت کی' ان کی جان کی حفاظت کی' ان کے مذہب کی حفاظت کی' ان کی تہذیب وتمدن کی حفاظت کی' ان کے غریبوں اور ضعیفوں کی کفالت کی' ان کے دشمنوں سے مقابلہ کیا ـــــ غرض وہ کچھ کیا جو اس ترقی یافتہ دور میں بھی نہیں کیا جا سکتا ـــــ اس ترقی یافتہ دور میں نظریاتی حکومتوں میں حکومت سے اختلاف رکھنے والا گردان زونی' سوختنی اور کشتنی ہے ـــــ جہاں رواداری نظر آتی ہے وہاں صرف دکھاوا ہی دکھاوا ہے' حقیقت کچھ اور ہے ـ ڈبلیو منٹگمری واٹ (W.Montgomery Watt) غیر مسلموں کے عناد واختلاف کے باوجود عہد فاروقی میں مسلمانوں کی وسعت قلبی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ـ

> Despite this obstinacy,as it appeared to them,the Muslims were prepared th tolerate jwes and Chirstians as "Protected groups" Within the Islamic state and to admit that their presence did not conflict absolutely with its religious basis.(1)

ترجمہ:ـ (ذمیوں کی) اس سرکشی اور خودرائی کے باوجود (جو مسلمانوں کی نظر میں سرکشی وخودرائی ہی تھی) سلطنت اسلامیہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو ذمی کی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے مسلمان تیار تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان یہود ونصاریٰ کی موجودگی سلطنت کی مذہبی اساس سے بالکل متصادم نہیں ـ

ہم پرانی شراب کو نئے پیمانے سے ناپتے ہیں لیکن اصول تنقید یہ ہے کہ پرانی شراب کو پرانے پیمانے سے ہی ناپا جائے ـــــ اگر ایسا کیا گیا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حسن سلوک' ظلم واستبداد اور تعصب وتنگ دلی کی موجودہ فضاؤں میں آفتاب عالم تاب کی طرح چمکتا نظر آئے گا ـــــ آؤ آؤ! اغیار کی جفا کاریوں کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اسلام کی اس چاندنی کا چھٹکنا دیکھو!

عہد وپیماں کی پاسداری' انسان کی شرافت وصداقت شعاری کا معیار ہے ـــــ جو شخص معمولی سے معمولی عہد وپیماں کا پاس لحاظ رکھتا ہے بلاشبہ وہ گلشن شرافت کا گل سرسبد اور دیار صداقت کا تاجدار ہے ـــــ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اغیار سے کئے گئے عہد وپیمان کا جو پاس ولحاظ رکھا شاید ہی کسی نے رکھا ہو ـــــ آج کل دوستوں سے کئے گئے عہد وپیمان کا خیال نہیں رکھا جاتا تو اغیار سے کئے گئے عہد وپیماں کا کہاں خیال رکھا جا سکتا ہے! بلکہ دور جدید میں تو عہد شکنی سیاسی مصلحتوں کا تقاضا ہے ـــــ لیکن فاروق اعظم کا دامن صداقت عہد شکنی کے داغ سے داغدار نہیں ـــــ دیکھو دیکھو رئیس خوزستان (ایران) ہرمز دربار فاروقی میں قید ہو کر آیا ہے' گردن زونی ہے کہ اس نے بہت سے مسلمان افسروں کو شہید کیا ہے' قتل کا مصمم ارادہ ہے' اچانک وہ پانی مانگتا ہے اور پانی پینے تک کی امان طلب کرتا ہے' امان دی جاتی ہے لیکن وہ پانی نہیں پیتا رکھ دیتا ہے(2) یا پھینک دیتا ہے' حاضرین ہکا بکا رہ جاتے ہیں' اگر کوئی اور ہوتا تو دشمن کی اس حرکت سے طیش میں آ جاتا' لیکن نہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا ـ عہد وپیماں کی اس پاسداری کو دیکھ کر ہرمز حیران رہ گیا اور اسی وقت مسلمان ہو گیا ـ

جب غالب' مغلوب سے معاہدہ کرتا ہے تو خواہ وہ ایک ہی دین وملت کے کیوں نہ ہوں لیکن ہمیشہ غالب اپنی بات اوپر رکھتا ہے اور اگر کسی مصلحت وحکمت کی وجہ سے بات نیچی رکھتا بھی ہے تو پھر عمل نہیں کرتا' وہ معاہدہ ایک افسانہ بن کر رہ جاتا ہے' دور جدید کی سیاست میں آئے دن یہ نظائر سامنے آتے رہتے ہیں لیکن دیکھو دیکھو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھو' سرزمین قدس میں ایک خادم ساتھ لئے چلے آ رہے ہیں' وہ خلیفۃ المسلمین ہیں لیکن فقیرانہ آ رہے ہیں' ان کی سادگی نے شاہوں کے تکلفات خاک میں ملا کر رکھ دیئے ـــــ اور دیکھو بیت المقدس کے مغلوب عیسائیوں سے ایک معاہدہ کیا جا رہا ہے ـ شاید تاریخ عالم اس معاہدے کی نظیر نہ پیش کر سکے ـ ۱۵/۶۳۶ء میں یہ معاہدہ لکھا گیا' حضرت خالد بن ولید' حضرت عمرو بن العاص' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر گواہ ہیں ـ ذرا اس معاہدے کی تمہید تو ملاحظہ ہو:

''یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المومنین عمر نے ایلیاء (بیت المقدس) کے لوگوں کو دی' یہ امان ان کے جان و مال
' گرجا' صلیب' تندرست' بیمار اور ان کے تمام مذاہب والوں کے لیے ہے''

اور اب اس معاہدے کی تفصیلی دفعات ملاحظہ ہو:

(۱) ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے گی اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے' نہ ان کو اور نہ ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۲) نہ ان کی صلیبوں اور نہ ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔

(۳) مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔

(۴) نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۵) یونانیوں میں جو شہر سے نکلے گا اس کی جان و مال کو امان ہے تا آں کہ وہ جائے پناہ میں پہنچ جائے اور جو ایلیا (بیت المقدس) میں رہنا اختیار کرے تو اس کو بھی امان ہے اور اس کو جزیہ دینا ہوگا۔(3)

ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ (T,W,Arnold) نے اس معاہدے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

The extent of this toleration so striking in the history of seventh century-may be judged from therms granted to the Conquered cities.(4)

ترجمہ: اس رواداری کی رفعت و بلندی کا اندازہ ان شرائط سے لگایا جاسکتا ہے جو مفتوحہ شہروں کے لئے منظور کی گئیں ____ یہ رواداری ساتویں صدی عیسوی میں نہایت حیرت ناک اور قابل توجہ ہے۔

معاہدے کے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے ____ ایک پادری کے ساتھ ایک گرجا میں تشریف لے گئے کہ نماز کا وقت آ پہنچا' پادری نے عرض کیا کہ گرجا میں ہی نماز ادا فرمالیں لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہاں نماز ادا نہ فرمائی ہے ____ (۵) اللہ اللہ یہ حزم و احتیاط اور معاہدین کے ساتھ یہ حسن سلوک!

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مذہبی تعصب و تنگ دلی کے اس دور میں وہ مذہبی آزادی دی کہ شاید اس ترقی یافتہ دور میں میسر نہ ہو ____ عہد فاروقی کے تمام معاہدات اٹھا کر دیکھ لیجئے مذہبی آزادی کی ضمانت نمایاں نظر آتی ہے ____ جرجان' آذر بائیجان' موقان کے باشندوں سے جو معاہدات کیے گئے وہاں مذہبی آزادی کی ضمانت موجود ہے (6) ____ اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی کہ ان کے معابد میں خود نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے!

جو شخص مذہبی آزادی کے معاملے میں اتنا روشن خیال ہو کیا اپنے غلام استیق سے بھی باز پرس نہ کرے' صرف ترغیب و تشویش سے کام لے' جب وہ نہ مانے تو آیت قرآنی پڑھ کر خاموش ہو جائے ____ ''**لاکرہ فی الدین** ____'' بھلا دوسروں سے مذہب کے معاملے میں کیا باز پرس کرتا!

ٹی۔پی۔ہیوز T.P,Hughs نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے بنو تغلب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور آپ نے تبدیلی مذہب پر ان کو مجبور کرنا چاہا تو دربار خلافت سے یہ فرمان جاری ہوا :

"Leave them" ____ he wrote "In the Profession of the gospel."(7)

ترجمہ: آپ نے تحریر فرمایا کہ ''ان کو دین عیسوی پر ہی رہنے دو۔''

مصر کی مکمل فتح کے بعد بہت سے قبطی اور رومی گرفتار ہو کر آئے' فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم سے استفسار فرمایا تو جواب آیا:۔

سب کو بلا کر کہدو کہ ان کو اختیار ہے' مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر ہی رہیں۔ اسلام قبول کرلیں تو ان کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ورنہ جزیہ دینا ہوگا جو تمام ذمیوں سے لیا جاتا ہے۔(8)

دور جدید کے مورخ فلپ ۔ کے ہٹی (Philip.K.Hitti) نے اگرچہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے معاملے میں زیادہ انصاف سے کام نہیں لیا لیکن یہ اعتراف اس نے بھی کیا ہے کہ آپ کے عہد مبارک میں غیر مسلموں کو بالکل مذہبی آزادی حاصل تھی، وہ لکھتا ہے :

Being outside the pale of Moslem law they were allowed the jurisdiction of their even religious communities.(9)

ترجمہ: قانون اسلامی کے دائرہ سے باہر ہونے کی وجہ سے ذمیوں کو اپنے مذہبی فرقوں کے مقدمات فیصل کرنے کا عدالتی اختیار حاصل تھا۔

مشہور شیعہ مورخ امیر علی نے بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس رواداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

مسلمانوں کو حکماً لوگوں کے دین میں مداخلت سے روک دیا گیا۔(10)

ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رواداری کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

They were allowed the free and undisturbed exercise of their religion. (11)

ترجمہ: ذمیوں کو اپنے مذہبی رسوم ادا کرنے کی بلا روک ٹوک کھلی اجازت تھی۔

معاہدین کے علاوہ وہ غیر مسلم جنہوں نے برضا و رغبت خلافت اسلامی میں رعیت کی حیثیت سے رہنا قبول کیا یعنی ذمی، ان کا بھی پورا پورا خیال رکھا گیا، ان کو جو خصوصی رعایات دی گئیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلافت فاروقی میں غیر مسلموں کو کیا عزت و وقار حاصل تھا، شاید یہ عزت و وقار خود مسلمانوں کو کسی مسلم حکومت میں بھی حاصل نہ ہو۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عالی حوصلگی، دریا دلی اور بے مثال رواداری نے مسلم اور غیر مسلم رعیت کو ایک دوسرے سے اتنا قریب کر دیا کہ حقوق کے حوالے سے دونوں بڑی حد تک مساوی ہوگئے۔ ذمیوں کے لئے مندرجہ ذیل اصول و قوانین پیش نظر رکھیے اور پھر دیکھئے کہ مساوی تھے یا نہیں؟

(۱) مسلمان کسی ذمی کو قتل کرتا تھا تو قصاص میں قتل کیا جاتا تھا(12)____ چنانچہ بقول حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک مسلمان نے عیسائی کو قتل کر دیا، یہ مقدمہ خلیفہ کے پاس پیش کیا گیا، آپ نے مقتول کے ورثاء کو اختیار دیا کہ وہ قاتل سے قصاص لیں چنانچہ قاتل قصاص میں قتل کیا گیا۔(13)

دور جدید میں غیر مسلم رعایا کا کیا پوچھنا اگر مسلمان ہی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے تو اس کا کوئی پرسان حال نہیں____ پھر سچ بتایئے امن و سلامتی خلافت فاروقی میں تھی یا جدید حکومتوں میں ہے؟

(۲) ذمی پر کسی مسلمان کا ظلم و ستم کرنا تو بڑی بات تھی اگر وہ سخت کلامی بھی کرتا تو سزا کا مستحق ہوتا۔(14)____ اور سزا تو بعد میں ملتی مسلمان افسران خود اس کا خیال رکھتے کہ یہ نوبت نہ آنے پائے____ چنانچہ حاکم حمص (شام) حضرت عمر بن سعد رضی اللہ عنہ نے غصے میں ایک ذمی کو صرف اتنا کہا:

”اخـــزاك اللّٰه!“ ____ (خدا تجھے رسوا کرے!) حاکم موصوف کو اس حرکت پر اتنی ندامت ہوئی کہ دربار خلافت میں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

یہ تابناک مثال سامنے رکھئے اور اپنی حالت پر غور کیجئے غیر تو غیر اپنوں کے لئے وہ گالیاں، دشنام طرازیاں اور ستم رانیاں کہ الاماں والحفیظ! یہ ہماری حالت ہے اور وہ ان کی حالت تھی!____ وہ اخلاق کی کس بلندی پر تھے اور ہم کس پستی میں ہیں! ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا!

(۳) ذمیوں سے صرف دو ٹیکس وصول کئے جاتے، جزیہ اور خراج____ اس کے برخلاف مسلمانوں سے زیادہ ٹیکس وصول کیے جاتے مثلاً زکوٰۃ (جس کی مقدار جزیہ اور خراج سے کہیں زیادہ تھی) اس کے علاوہ مسلمانوں سے عشر بھی لیا جاتا تھا۔(15)

(۴) بیت المال سے رضا کاروں کو جو تنخواہیں ملتی تھیں اس میں ذمی برابر کے شریک تھے۔

(۵) اپاہج اور ضعیف مسلمانوں کے لیے بیت المال سے جو وظیفہ مقرر ہوتا تھا اس میں ذمی برابر کے شریک ہوتے تھے۔

نوٹ:۔ اگر جزیہ کی رقم بیت المال میں جمع کی جاتی اور اس سے نہ ذمی اپاہجوں کو کچھ دیا جاتا' نہ ان کے ضعیفوں کی مدد کی جاتی اور نہ ان کی جان و مال کی حفاظت کی جاتی تو یقیناً جزیہ ایک ظالمانہ ٹیکس سمجھا جاتا لیکن ایسی صورت میں اس کو کونسا دانشمند ظلم و ستم سے تعبیر کر سکتا ہے؟

(۶) ملکی نظم و نسق میں ذمیوں سے مشورہ کیا جاتا چنانچہ عراق کے نظم و نسق میں ان سے مشورہ لیا گیا اور مصر کے انتظام میں مقوقس سے اکثر مشورہ کیا جاتا رہا۔(16)

(۷) مسلمانوں کے لئے لازم تھا کہ وہ ذمیوں پر ظلم نہ کریں' نہ ان کو نقصان پہنچائیں اور ان کا مال بلاوجہ کھانے پائیں_____ فتح شام کے وقت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہٗ کے نام فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو فرمان جاری فرمایا اس میں یہ تمام ہدایات موجود ہیں۔(17)

(۸) عجمیوں کو ان کی زمینوں پر مالکانہ حقوق عطا فرمائے اور یہ زمینیں انھیں کے قبضے میں رہنے دیں۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ذمی رعایا کو وہ حقوق عطا فرمائے جو اس عہد کی دوسری سلطنتوں میں رعایا کو حاصل نہ تھے_____ روم اور فارس کی حکومتوں میں غیر قوموں کے حقوق غلاموں سے بدتر تھے_____ شام کے عیسائی باوجودیکہ رومیوں کے ہم مذہب تھے لیکن ان کو مقبوضہ زمینوں پر کسی قسم کا اختیار نہ تھا بلکہ وہ خود ایک قسم کی جائیداد خیال کیے جاتے تھے_____ یہودیوں کا حال اس سے بھی بدتر تھا بلکہ اس قابل بھی نہ تھا کہ کسی حیثیت سے ان پر رعایا کا اطلاق کیا جائے کیوں کہ رعایا کچھ نہ کچھ حق تو رکھتی ہے' وہ تمام حقوق سے محروم تھے اور حد تو یہ ہے کہ ''حق'' نام ہی سے بیگانہ تھے________ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو اتنی مراعات دیں کہ وہ رعایا ہو گئے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کی حیثیت معاہدین کی سی ہو گئی۔(18) ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ مقامی لوگوں پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس بے مثال رحم و کرم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> For the provinces of Byzantine empire that were rapidly acquired by the prowess of muslims found themselves in the enjoyment of a toleration such as,_____had been unknown to them for many centuries.(19)
>
> ترجمہ:۔ بازنطینی حکومت کے وہ صوبے جو بہت ہی جلد مسلمانوں کی بے مثال دلیری و شجاعت کے آگے سپر انداز ہو گئے_____ رواداری اور حسن سلوک کی ایک ایسی پر مسرت فضا محسوس کر رہے تھے جو صدیوں سے ان کے لئے انجانی تھی۔

چنانچہ ایران کو فتح کرنے کے بعد کسانوں پر ٹیکس کا بوجھ ہلکا کیا گیا' ان کو زمینوں پر قابض کیا گیا' ضرورت پڑنے پر کاشتکاروں کو پیشگی رقم دی گئی' زمین کی فروخت حکماً بند کر دی گئی تا کہ مقامی لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں۔(20)

یہ تمام حقائق ایک شیعہ مورخ نے قلم بند کیے ہیں' اسی سے ان حقائق کی صداقت عیاں ہے۔

سرزمین شام و عراق پر قبضہ کرنے کے بعد یہ مسئلہ سامنے آیا کہ زمین وہاں کے باشندوں کے قبضے میں رہنے دی جائے یا دشمن کا مال قرار دے کر فوج میں تقسیم کر دی جائے_____ فاروق اعظم اس تقسیم کے خلاف تھے جب کہ بعض حضرات اس کے موافق تھے' جب مسئلہ طے نہ ہوا تو مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا_____ جانبین نے دلائل پیش کیے لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تقسیم کی مخالفت میں ایک فیصلہ کن دلیل پیش کی چنانچہ زمین مقامی غیر مسلم رعایا کو دے دی گئی_____

ڈاکٹر حسینی نے اس واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے:۔

Finely 'umar qouted verses 7-9 of chapter 1ix of the Quran wherein declared that the conquered lands belong to the poor among the Muhajirin and the Ansar and those came after them.He laid emphasis on the claue "who came after them" and carried his proposal through.(21)

ترجمہ:۔آخرکار (حضرت) عمر نے قرآن کریم کی ۵۹ ویں سورۃ (حشر) کی آیت نمبر ۷ تا ۹ کا حوالہ دیا جس میں بتایا گیا کہ مفتوحہ زمین مہاجر و انصار کے غربا کے لیے ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے بعد آئے ـــــ حضرت عمر نے آیت کے اس حصے پر زور دیا ''اور جو ان کے بعد آئے'' اور اس طرح اپنی تجویز کو مجلس شوریٰ میں پاس کرالیا۔''

الغرض فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ذمیوں اور غیر مسلموں کو ممکنہ حد تک مراعات دیں۔دیوانی معاملات میں کیا' فوجداری معاملات میں کیا' شخصی اور مذہبی معاملات میں کیا ـــــ حد تو یہ ہے ذمی کو یہ بھی رعایت دی گئی کہ جب چاہے عقد ذمہ توڑ دے لیکن مسلمان عقد ذمہ نہیں توڑ سکتا ـــــ (22) یعنی اگر وہ خلافت اسلامیہ میں رعیت بن کر رہنا چاہتا ہے' خوشی سے رہے اور جزیہ دیتا رہے لیکن اگر کہیں اور جانا چاہتا ہے تو پھر جہاں جی چاہے چلا جائے' کوئی پابندی نہیں۔

یہ تو ذکر تھا ان غیر مسلموں کا' جنہوں نے پرامن رعایا کی حیثیت سے خلافت اسلامیہ میں رہنا پسند کیا لیکن فاروق اعظم نے ان غیر مسلموں کے ساتھ بھی رواداری اور فراخ دلی کا ثبوت دیا جو قیدی بنا کر لائے گئے چنانچہ تقریباً ۱۷ھ / ۶۳۸ء میں گورنر بصرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حاکم اہواز (ہرمز) کی عہد شکنی کی وجہ سے حملہ کیا اور شکست دے کر ہزاروں لوگ لونڈی غلام بنا کر لائے لیکن جب فاروق اعظم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ سب کو آزاد کردیا جائے۔(23) اور تو اور باغیوں' سرکشوں اور بغاوت پر اکسانے والوں کے ساتھ بھی وہ سلوک کیا جو آج رواداری اور عدل گستری کی داعی کوئی قوم یا حکومت نہیں کرسکتی ـــــ سنئے سنئے!

خیبر کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں پر سازش اور بغاوت جیسے الزامات ثابت ہو چکے تھے ـــــ لیکن ان سے باز پرس نہ کی گئی صرف اتنا حکم دیا گیا کہ ان علاقوں کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر بس جائیں اور بیت المال سے ان کی املاک کا پورا پورا معاوضہ ادا کردیا گیا اور حکم دیا گیا کہ ان کے لیے سفر کی سہولتیں مہیا کی جائیں جہاں جائیں آسائش کا خیال رکھا جائے اور اسی پر بس نہیں بلکہ کچھ عرصے کے لیے جزیہ بھی معاف کردیا گیا ـــــ (24) یہ جلاوطنی نہیں صرف نقل مکانی تھی ـــــ روشن خیالی اور ترقی کے اس دور میں ایسے سازشیوں کو یا تو قتل کردیا جاتا ہے یا ذلیل و خوار کرکے اور ان کا سب کچھ لے کر جلاوطن کردیا جاتا ہے' مگر فاروق اعظم نے تنگ دلی اور تعصب کے اس دور میں بھی ایسا نہ کیا۔

سرحد شام پر واقع عربسوس کے شہریوں نے جب رومیوں سے ساز باز کی اور سازش و بغاوت کا یہ راز فاش ہوا تو کوئی انتقام نہ لیا گیا بلکہ یہ انتہائی روادارنہ فرمان جاری کیا گیا:

''جس قدر ان کی جائیداد' زمین' مویشی' اور اسباب ہیں سب شمار کرکے ایک ایک چیز کی دو چند قیمت دے دو اور ان سے کہو کہ کہیں اور چلے جائیں ـــــ اس پر راضی نہ ہوں تو ایک برس کی مہلت دو اور اس کے بعد بھی ساز باز سے باز نہ آئیں'' تو جلاوطن کردو۔(25)

کیا دورِ جدید کی کوئی حکومت اپنے دشمنوں کے ساتھ یہ سلوک کر سکتی ہے؟ سازشوں اور بغاوتوں کے باوجود ان کی رضاجوئی اور دلداری کا خیال رکھ سکتی ہے؟ ______ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں! دشمن اور باغی کے ساتھ تو حسن سلوک بڑی بات ہے، مخالفین کے ساتھ وہ شرمناک سلوک کیا جاتا ہے جس سے روحِ تہذیب کانپ اٹھتی ہے۔

بعض مورخوں نے غیر مسلموں پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی چند پابندیوں کو خوب اچھالا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان پابندیوں کی حقیقت واضح کر دی جائے تاکہ خلق فاروقی کے تابناک چہرے پر آئندہ کوئی خاک نہ ڈال سکے۔

جن پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) غیر مسلم رعایا کے لئے لباس مخصوص فرمایا۔

(۲) شراب بیچنے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کی۔

(۳) ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی اجازت نہیں دی۔

(۴) بچوں کو بپتسما (Baptism) دینے پر پابندی لگادی۔

(۵) نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی ممانعت کر دی۔

(۶) جزیہ نافذ کیا۔

(۷) یہودیوں اور عیسائیوں کو ان کے گھروں سے نکالا۔

(۸) غلامی کو رواج دیا ______ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ایک ایک کر کے ان الزامات کی حقیقت واضح کرتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ بعض مورخوں نے حقائق و واقعات کو کس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے!

پہلا الزام

غیر مسلم رعایا کے لئے لباس مخصوص فرمایا

تہذیب و ثقافت خصوصاً لباس کے بارے میں یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے بلکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ محکوم قوم رفتہ رفتہ حاکم کی تہذیب و تمدن کو اپنانے لگتی ہے اور اس کی اپنی تہذیب معدوم ہو کر رہ جاتی ہے ______ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاکم قوم محکوم کی تہذیب و تمدن میں مدغم ہو جاتی ہے ______ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حاکم و محکوم دونوں اقوام کی انفرادیت کو مجروح ہونے سے بچایا ______ (26) ایک نظریاتی ملک میں ایسا کرنا ایک سیاسی تقاضا ہے اور مذہبی ضرورت بھی ______ اگر غیر مسلموں کے لئے کوئی نیا لباس تجویز کیا جاتا تو شاید ہم اس کو سیاسی غلامی مسلط کرنے سے تعبیر کر سکتے تھے لیکن ان کے لئے ان کا اپنا لباس مخصوص فرمایا اور اس طرح ایک طرف ان کو ذہنی غلامی سے آزاد کیا کہ محکومیت کی وجہ سے کہیں وہ اپنا لباس ترک کر کے مسلمانوں کا لباس نہ اپنالیں اور دوسری طرف مسلمانوں کی ملی انفرادیت کو مجروح ہونے سے بچایا ______ قاضی ابو یوسف نے لکھا ہے کہ اس پابندی کی ایک وجہ غیر قوم سے تشبہ بھی تھا (26)

قومی تعمیر و تشکیل میں لباس ایک بڑی حقیقت ہے، اس کو دورِ جدید میں خوب سمجھا جا رہا ہے ______ لیکن اس حزم و احتیاط کے باوجود اسلامی تہذیب و ثقافت نے پورے جزیرۂ عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آثار کفر ایسے مٹے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا ______ فرانس کے مشہور مورخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے مقامی تہذیب و ثقافت کی اس حیرت انگیز تبدیلی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

> ''ملک مصر میں مسلمانوں نے وہ اثر دکھایا کہ کبھی یونانیوں اور رومیوں کو بھی نصیب نہ ہوا تھا، مسلمانوں نے ان کی زبان، مذہب، تمدن و تہذیب جو ایک ہزار سال سے چلا آ رہا تھا، سب کچھ اس طرح بدل کر رکھ دیا کہ وہاں کے لوگ اپنی تاریخ کو بھول گئے اور جدید علمی تحقیقات نے صدیوں بعد اس تہذیب کو گرد زمانہ کے اندر سے نکالا ہے۔ (27)

یہ انقلاب اس وقت آیا جب مقامی تہذیب و تمدن کی پوری پوری حفاظت کی گئی ______ یقیناً اس حفاظت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو اس سے الگ رکھا گیا، لیکن اس کو کیا کیجئے کہ غیر مسلموں نے خود اپنی تہذیب و تمدن کی حفاظت نہ کی اور مسلمانوں نے خود کو اس طرح محفوظ رکھا کہ رفتہ رفتہ انہیں کی تہذیب سارے جزیرۂ عرب میں پھیل گئی اور وہ سیاسی حیثیت کے ساتھ ساتھ تمدنی حیثیت سے بھی غالب آ گئے ______ اگر فاروق اعظم اس دور اندیشی سے کام نہ لیتے تو شاید وہی کچھ ہوتا جو آج ہو رہا ہے، یا جو پچھلی صدیوں میں ہندوستان میں ہوا ______ یہی مورخ ہندوستان میں مسلمانوں کے اثر و نفوذ کے بارے میں لکھتا ہے:۔

''البتہ ہندوستان میں مسلمانوں نے ایسا گہرا اثر نہیں ڈالا جیسا کہ مصر میں ______ یہاں مفتوحین کا اثر فاتحین پر بہت زیادہ پڑا جس کی مثال اسلامی دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ (28)

دوسرا الزام

شراب بیچنے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کی

یہ پابندی صرف مسلمانوں کے علاقوں میں تھی، وہ مسلمان جو محکوم نہ تھے حاکم تھے، ہندوستان میں تو اس قسم کی پابندیاں برطانوی دور میں بھی محکوم مسلمانوں کی خاطر لگائی گئیں تھیں ____ اگر فاروق اعظم نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے یہ پابندی لگائی تو کونسا ظلم کیا جب کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے اپنے محلوں میں شراب پینے اور خنزیر کھانے کی عام اجازت تھی ____ کیا کوئی ہوش مند محکوم اپنے حاکم سے یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ چیزیں جو حاکم کے مذہب میں حرام ہیں، ان کے کھانے پینے کی کھلی چھٹی دے دے خصوصاً جب کہ وہ ملک کی نظریاتی اساس سے متصادم بھی ہوں؟

تیسرا الزام

ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی اجازت نہیں دی

یہ پابندی صرف نماز کے اوقات میں تھی اور مسلمانوں کے علاقوں میں تھی ____ برطانوی دور حکومت میں نماز کے اوقات میں بلکہ ویسے بھی مساجد کے آگے ناقوس بجانے کی بالکل ممانعت تھی ____ پھر فاروق اعظم نے کونسا ظلم کیا؟ جب کہ ان کو اپنے علاقوں میں ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی ہر وقت اجازت تھی، کوئی پابندی نہ تھی۔(29) ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے ان پابندیوں کا عادلانہ اور منصفانہ جائزہ لیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے:

> The were allowed free and undisturbed exercise of their religion with some restrictions imposed for the sake of preventing any friction between the adhrents of the rival religious, or arousing any fanticism by the ostentatious, exibition of religious symbols that were so offensive to muslims feelings (30)

ترجمہ: ذمیوں کو چند پابندیوں کے ساتھ آزادانہ اور بلا روک ٹوک مذہبی مراسم ادا کرنے کی اجازت تھی، اور یہ پابندی اس لئے لگائی تھی کہ کہیں دو حریف مذہبوں کے ماننے والے آپس میں نہ لڑیں یا مذہبی نشانات کی نمود و نمائش سے جو مسلمانوں کے جذبات واحساسات کو ٹھیس پہنچائے، تعصب وتشدد کی فضا نہ پیدا ہو جائے۔

چوتھا الزام

بچوں کو بپتسما (اصطباغ) دینے پر پابندی لگا دی

لیکن یہ پابندی صرف ان بچوں کے لئے تھی جن کے والدین مسلمان ہو چکے تھے، سن بلوغ تک ان کو اصطباغ دینے کی ممانعت تھی غالباً اس لئے کہ یہ اپنی دین وملت کے بارے میں خود فیصلہ کر سکیں اس کے علاوہ اس پابندی سے بہت سی قانونی حکمتیں بھی وابستہ تھیں ____ اگر عیسائی والدین کے بچوں پر یہ پابندی عائد ہوتی تو یقیناً ظلم ہوتا لیکن یہاں تو نومسلم والدین کی اولاد کا ذکر ہے ____ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کو مسلمان ہی گردانا جاتا لیکن عدل وانصاف کی حد ہے کہ ان بچوں کو بھی مہلت دی جا رہی ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ افسوس کے مورخین نے اس رواداری کو کس طرح غلط رنگ میں پیش کیا ہے!

پانچواں الزام

نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی ممانعت تھی

یہ ممانعت صرف ان شہروں میں تھی جو مسلمانوں نے آباد کئے تھے، جو شہر عیسائیوں نے آباد کئے تھے وہاں نئے معابد تعمیر کرنے، پرانے معابد کی مرمت وغیرہ کرنے کی اجازت تھی، چنانچہ ابو یوسف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

> ''حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ذمیوں کو ان شہروں میں معابد بنانے کی اجازت دی جو انہوں نے آباد کئے تھے، لیکن جو مسلمانوں نے آباد کئے ان میں آزادنہ معابد بنانے کی اجازت نہ تھی۔''
>
> (31)

کونسا عقلمند انسان ایسی پابندی کو نامعقول کہہ سکتا ہے، خصوصاً اس زمانے کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب کہ محکوم قومیں مجبور و مظلوم اور مقہور ہوا کرتی تھیں! ______ یہی نہیں کہ عیسائیوں کو اپنے شہروں میں معابد بنانے کی اجازت تھی بلکہ ان معابد میں اسلام اور پیغمبر اسلام کو سب کچھ کہہ لینے کی اجازت تھی۔

اس رواداری کا اندازہ اس ایک واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے:

> ایک ذمی عیسائی نے سر بازار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی، مسلمان سے رہا نہ گیا اور اس نے ایک تھپڑ رسید کیا ______ یہ معاملہ گورنر حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا ______ ذرا غور تو کریں کس کمال کی رواداری و آزادی تھی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات بھی کہتا ہے اور تھپڑ کھانے کے بعد عدالت میں فریادی بھی بنتا ہے، کیسی دیدہ دلیری ہے! لیکن نہیں نہیں خلافت فاروقی میں زبان و دل پر قفل نہیں ڈالے گئے تھے ______ وہ مسلمان جس نے تھپڑ مارا تھا پیش ہوا، اس نے اپنی صفائی میں جو کچھ کہا ہر عادل و منصف اس کی صداقت پر گواہی دے گا اور اس بے مثال جذبہ رواداری پر داد دیے بغیر نہ رہ سکے گا ______ اس نے کہا:
>
> ''یہ عیسائی اپنے گرجاؤں میں جو چاہیں کہیں لیکن شارع عام پر ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے پھریں'' (32)
>
> بات سچی تھی مسلمان بری ہوگیا اور اس گستاخی پر گورنر نے عیسائی سے کوئی باز پرس نہ کی ______

مندرجہ بالا الزامات کے بارے میں ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ لکھتا ہے:۔

> But di Groge and Caetani (34) have proved without doubt that they were the inventions of a later age.(35)

چھٹا الزام

جزیہ نافذ کیا گیا

کیا جدید اور قدیم حکومتوں میں کوئی ایسی حکومت ہے جس نے اپنی رعایا سے ٹیکس نہ لیا ہو؟ اور بغیر ٹیکس لیے اس کے سارے کام بنا دیے ہوں؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں تو پھر جزیہ لینا کونسا گناہ ہوگیا؟ کیا جزیہ کے نام سے چڑ ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کا بھی تدارک کر کے دکھا دیا گیا ______ کاش عقل سے عاری اور دل سے خالی دیوانے اس ٹیکس کی حقیقت و افادیت پر غور کرتے اور یہ سوچتے کہ اتنی حقیر رقم کے بدلے کیسے کیسی فوائد و منافع مل رہے ہیں!

(۱) جان کی حفاظت

(۲) مال کی حفاظت

(۳) ناموس کی حفاظت

(۴) مذہب کی حفاظت

(۵) جہاد سے استثناء (کوئی غم نہیں، ہمیشہ سکون و چین کی زندگی بسر کیجئے)

(۶) اپنے دشمنوں کی مدافعت اور مقابلے سے بے فکری (کہ یہ کام خود مسلمانوں کا ہے کہ وہ ذمیوں کے دشمنوں سے لڑیں، ذمیوں کا نہیں)۔

یہ دل بہلانے والی باتیں نہیں جیسی دور جدید کی سیاست میں ہوا کرتی ہیں، یہ جھوٹی ضمانت نہیں سچی ضمانت ہے، خدا اور اس کے رسول کی ضمانت، اس سے بڑھ کر اور کیا ضمانت ہوگی! ______ آج ایک ٹیکس نہیں بیسیوں ٹیکس لیے جاتے ہیں ______ لیکن پھر بھی جان کا خوف، مال کا خوف، ناموس کا خوف سر پر منڈلا رہا ہے ______ کوئی جان نہ لے لے، کوئی مال نہ لوٹ لے، کوئی ناموس کو خاک میں نہ ملا دے! ______ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلافت اسلامی اور دوسری حکومتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ______ وہاں کم لیا جاتا ہے، بہت دیا جاتا ہے اور یہاں بہت لیا جاتا ہے اور کم دیا جاتا ہے ______ اس کے لینے میں معقولیت ہے، ان کے لینے میں معقولیت نہیں ______ (36) ڈاکٹر حسین نے جزیہ کی معقولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

چوں کہ جزیہ خالصتاً غیر مسلموں کی فوجی حفاظت کے سلسلے میں لیا جاتا ہے۔(37) اس لیے جہاں وہ
حفاظت نہ کرسکے جزیہ واپس کر دیا گیا' جنگ یرموک سے قبل عساکر اسلامیہ حمص اور دمشق سے واپس
ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی تمام رقم واپس دینے کا حکم دیا۔(38)

فاروق اعظم کے فراخدلانہ حکم کا یہ اثر ہوا کہ جب عساکر اسلامیہ حمص چھوڑ کر یرموک کی طرف روانہ ہوئیں تو وہاں کے غیر مسلم باشندوں نے عہد کیا اور گواہی دی:

جب تک ہم زندہ ہیں رومی یہاں نہ آنے پائیں گے۔ خدا کی قسم رومیوں کی بہ نسبت کہیں بڑھ کر تم ہم
کو محبوب ہو۔(39)

ڈاکٹر حسینی جزیہ کی معقولیت پر بحث کرتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں:

''اگر کسی ذمی نے کسی فوجی مہم میں حصہ لیا تو اس کا سال بھر کا جزیہ معاف کر دیا گیا اور اگر کسی نے کچھ
عرصے کے لیے فوج میں خدمات انجام دیں تو اس عرصے کے لیے جزیہ معاف کر دیا گیا۔''(40)

اگر غیر مسلموں کی طرف سے یہ سوال کیا جائے کہ فاروق اعظم نے تمام غیر مسلم رعایا کو جنگی خدمات کا مکلّف بنا کر کیوں نہ جزیہ سے سبکدوش فرمایا؟ میں عرض کروں گا کہ ایسی جنگ کے لیے غیر مسلموں کو مجبور کرنا جو خالص دینی و مذہبی تھی اور جس میں ان کے ہم مذہب' مسلمانوں کے خلاف صف آراتھے' کہاں کی دانائی تھی؟ اگر ایسا کیا جاتا تو یقیناً ظلم ہوتا لیکن یہ ہرگز ظلم نہیں کہ فوجی خدمات سے سبکدوش کر کے صرف فوجی اخراجات میں ان کو شریک کیا جائے' یہ تو عین کرم ہے ـــــ ڈاکٹر حسینی نے بڑی دل لگتی بات لکھی ہے' وہ لکھتے ہیں:

''جزیہ کی طرح ٹیکس' اسلام سے قبل بھی رائج تھے لیکن اسلام سے قبل جزیہ لینے میں اور اسلام میں
جزیہ لینے میں زمین و آسمان کا فرق ہے ـــــ اسلام پوری ذمہ داری کے ساتھ جزیہ لیتا ہے اور
انہوں نے کوئی ذمہ داری محسوس نہ کی۔'' (41)

دور کیوں جایئے ـــــ دور جدید کی حکومتوں کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ جس مد میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے' پوری دیانت کے ساتھ اس مد میں خرچ نہیں کیا جاتا بلکہ بعض اوقات صرف لیا جاتا ہے' پھر ادھر ادھر خرچ کر دیا جاتا ہے۔

یہ جزیہ جس کا مخالفین نے بہت چرچا کیا ہے کوئی لمبی چوڑی رقم نہ تھی بلکہ بہت ہی معمولی' چنانچہ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے لکھا ہے:

But this jizyah was too moderate to constitute aburden,
seeing that in rleased them from the compulsory military
service that was incumbent on their Muslim fellow-sub
jects.(42)

ترجمہ: لیکن یہ جزیہ تو بہت ہی واجبی سا تھا' ایسا نہ تھا کہ اس کو بار گراں تصور کیا جاتا خصوصاً جب کہ یہ دیکھا جائے کہ جزیہ کے بدلے لازمی فوجی خدمت سے ذمیوں کو چھٹکارا مل گیا تھا حالانکہ یہ فوجی خدمت ان کی ساتھی مسلم رعایا پر فرض تھی۔

حقیقت ایک ہے، جس کا دل صاف تھا اس نے اس طرف بیان کیا اور جس کے دل میں کھوٹ تھا اس نے اس طرح بیان کیا دیکھئے ______ فلپ۔کے۔حتی اسی حقیقت کو کس انداز سے بیان کرتا ہے:

As Dhimis, the subject peoples, would enjoy the protection of the Muslims and have no militry duty to perform, since they were barred by religious from service in the Muslim army, but they would have a heavy tribute to pay. (43)

یہ جزیہ جس کو حتی (Hitti) بارگراں سے تعبیر کرتا ہے ذرا اس کی تفصیل تو ملاحظہ ہو ______ آرنلڈ نے جزیہ کے تین درجات کا ذکر کیا ہے جو امراء، متوسطین اور عام ذمیوں کے لیے مخصوص تھے:

1, Five dinar for the rich.

(امراء کے لیے ۵ دینار)

2. Four for the middle classes

(متوسطین کے لیے ۴ دینار)

3. And three for the poor (44)

(غرباء کے لیے ۳ دینار)

پھر یہ معمولی رقم بھی جبراً وقہراً نہ لی جاتی تھی بلکہ ممکنہ حد تک رعایت کی جاتی تھی، آج کل ٹیکس کے معاملے میں یہ مراعات نہیں دی جاتی ______ فاروق اعظم نے عاملین کو ہدایت کر دی تھی:

"لا یکلفوا فوق طاقتهم" (45)

(ان کی سکت وطاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالو)

سفر شام کے دوران فاروق اعظم نے دیکھا کہ ایک عامل جزیہ وصول کرنے کے لیے ذمیوں کو سزا دے رہا ہے۔آپ نے اس حرکت سے اس کو باز رکھا اور فرمایا:۔

"لا تعذب الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبهم الله یوم القیامته" (46)

ترجمہ: انہیں تکلیف نہ دو، اگر تم ان کو عذاب دو گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔

ذرا بتایئے تو سہی یہ خدا ترسی آج کس جہاں باں میں ہے؟

ایک مرتبہ ایک ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا، فرمایا: ''کیوں مانگتا ہے؟'' عرض کیا گیا ''جزیہ دینے کے لیے؟'' ______ آپ نے فوراً جزیہ معاف فرما دیا اور بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا اور افسر خزانہ کو کیا دل لگتی بات تحریر فرمائی:۔

''خدا کی قسم یہ ہرگز انصاف نہیں کہ ہم اس کی جوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں اس کو رسوا کریں!'' (47)

جب ان کے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کو امان دیں تو کیا ان کے غلام انسانوں کو بھی امان نہ دیں گے ______ بوڑھے ذمیوں کے لیے تو رعایت ہے ہی مگر وہ ذمی جس پر جزیہ واجب الادا ہو اور مر جائے تو اس کے ترکے سے جزیہ نہ لیا جاتا تھا اور نہ اس کے ورثاء (48) سے حالانکہ اگر کسی مسلمان پر زکوۃ فرض ہو چکی ہے تو مرنے کے بعد اس کے ترکے سے ضرور ادا کی جائے گی ______ اتنی سہولتوں اور رعایتوں کے باوجود بھی جزیہ کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو یہ تعبیر بجائے خود ایک بڑا ظلم ہے۔مودودی نے دل لگتی بات کہی ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

اگر بقول مغربی مورخین جزیہ اسلام قبول نہ کرنے کا جرمانہ ہے تو پھر زکوۃ کے متعلق کیا کہا جائے گا وہ اسلام قبول کرنے کا جرمانہ ہے؟ جب کہ یہ جزیہ صرف قابل جنت مردوں سے لیا جاتا ہے اور زکوۃ صاحب استطاعت مرد و زن سب پر ہے۔(49)

اگر بعض مغربی مورخوں نے جزیہ کو جرمانہ سمجھایا' اس زمانے کے بعض قبائل نے ایسا سمجھا تو یہ ان کی سمجھ کا پھیر ہے' چنانچہ بنو تغلب نے جب جزیہ کے بجائے عشر دینے پر آمادگی ظاہر کی (یعنی جزیہ سے دوگنی رقم جو مسلمانوں سے لی جاتی تھی) تو فاروق اعظم نے اجازت دے دی_____انکار کیوں کیا جاتا کہ اس میں لینے والے کا نقصان نہ تھا' دینے والے کا نقصان تھا اور وہ خوشی خوشی اس نقصان کو برداشت کر رہا تھا' جب کہ اس کی رعایت بھی دے دی گئی تھی لیکن اس نے اپنی کم سمجھی کی وجہ سے اس رعایت کو ذلت و رسوائی سمجھا_____ٹی۔پی۔ہیوز(T.P.Hughes) نے بنو تغلب کے اس واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے:

The tribe deeming in its pride the payment of tribute (jizyah) an indiginity 'sent a deputation to the khaliph declaring their willingness to pay the tax if anly it were levied under the same as that taken from the Muslims, Umar evinced his liberality by allowing the concession, and so the singluar privilege of being assessed as christians of a double tithe (ushr) istead of paying of jizyah (50)

ترجمہ: اس قبیلے (بنو تغلب) نے خود پسندی کی وجہ سے جزیہ ادا کرنا کسر شان سمجھا اور خلیفہ کے پاس ایک وفد بھیجا' اس وفد نے خلیفہ کو جا کر یہ بتایا کہ بنو تغلب ٹیکس دینے پر رضامند ہیں بشرطیکہ یہ اسی نام سے لگایا جائے جس نام سے مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے' حضرت عمر نے اپنی وسعت نظری کا ثبوت دیتے ہوئے ان کو یہ رعایت دی' چنانچہ بنو تغلب نے یہ واحد اور غیر معمولی رعایت حاصل کی اور عیسائی ہوتے ہوئے جزیہ کے بجائے ان سے دوگنا عشر لیا گیا (جو مسلمانوں سے لیا جاتا تھا)۔

ان دلداریوں اور رعایتوں کے باوجود اب بھی اگر کوئی جزیہ پر اعتراض کرتا ہے تو پھر ہم اس سے پوچھیں گے۔

Is there a govenment any where to-day in this twentieth century that livies no taxes on its subjects for the maintenance of peace and order? (51)

ترجمہ: کیا اس بیسویں صدی میں کہیں ایسی حکومت ہے جو ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اپنی رعایا پر کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگاتی؟

ساتویں الزام کا جواب پیچھے کہیں دیا جا چکا ہے جہاں خیبر کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کے بغاوت اور سرحد شام پر عربسوس کے شہریوں کی رومیوں سے ساز باز اور بغاوت کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فراخدلانہ سلوک کا ذکر کیا ہے۔

آٹھواں الزام

یعنی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غلامی کو رواج دیا

یہ الزام سراسر غلط ہے کہ فاروق اعظم نے غلامی کو رواج دیا' کوئی نسل اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں غلامی نہ رہی ہو ____ ارسطو اور افلاطون نے بہ آں ہمہ علم و حکمت غلامی کو جائز رکھا ____ یہودیوں' ایرانیوں' یونانیوں سب ہی نے اس کو جائز سمجھا ____ دھرم شاستر میں غلام کو "دوپائی مویشی" سے تعبیر کیا گیا ہے ____ ماضی بعید کی بات کیوں کیجئے' ماضی قریب میں جب امریکہ دریافت ہوا تو صرف بیس سال (۱۶۸۰ء تا ۱۷۰۰ء) میں تین لاکھ ۱۰ ہزار غلام بھیجے گئے ____ (52) ان غلاموں کو بھیڑ بکریوں کی طرح جہازوں میں لادا جاتا تھا اور انسانیت سوز سلوک کیا جاتا تھا ____ لیکن فاروق اعظم نے صدیوں پہلے جو ان غلاموں کے ساتھ کیا آج انہیں کے حسن سلوک کے نتیجے میں ان کی گردنیں آزاد ہوئیں ہیں ____ اٹھارہویں صدی کے آخر اور پھر انیسویں صدی کے شروع میں غلاموں کی تجارت پر قانوناً پابندی لگا دی گئی ____ لیکن پھر بھی چوری چھپے یہ کاروبار اب تک جاری ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمزوروں کو غلام بنانا طاقت ور انسانوں کی فطرت میں داخل ہے' فاروق اعظم نے فطرت انسانی کی اس کمزوری کو دیکھتے ہوئے جو کچھ کیا' بہت کچھ ہے اور اس وقت اس سے زیادہ ممکن نہ تھا۔

آپ نے اس سلسلے میں وہ اصلاحات کیں کہ غلامی' غلامی نہ رہی بلکہ فرزندی ہو گئی ____ ذرا ان اصلاحات کو ملاحظہ فرمائیں جن کا ذکر طبری' فتوح البلدان' کنز العمال وغیرہ میں کیا گیا ہے۔:

(۱) غلامی کو ختم کرنے کے لیے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ اہل عرب کو غلام بنانا قانوناً ممنوع قرار دے دیا۔

(۲) مفتوحہ ممالک میں جو قیدی غلام بنا لیے گئے تھے ان میں پیشہ وروں اور کاشت کاروں کو آزاد کر دیا گیا اور آئندہ ایسے لوگوں کو غلام بنانا ممنوع قرار دے دیا۔

(۳) جس لونڈی کے ہاں اولاد ہو جائے اس کی فروخت ممنوع قرار دے دی گئی ____ گویا اب اس کی حیثیت ایک رفیقہ حیات کی سی ہو گئی۔

(۴) غلام کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے آقا سے معاہدہ کر کے مخصوص رقم کے عوض آزادی حاصل کر لے۔ (پہلے یہ آزادی نہ تھی)۔

(۵) ایک خاندان کے غلام افراد کو مختلف مقامات پر رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا' ایک ہی جگہ رکھنا لازم کر دیا گیا ____ اس سے پہلے باپ کسی کے پاس ہوتا تو بیٹا کسی کے پاس ____ بیٹی کہیں ہوتی تو ماں کہیں ____ فاروق اعظم نے مفارقت کی اس چبھن کو محسوس کیا اور وہ رعایت دی جو آج سرکاری ملازموں کو بھی حاصل نہیں ____ چنانچہ عہد فاروقی میں جب سرکاری ملازم باپ بیٹے کو دو مختلف مقامات پر متعین کیا گیا تو باپ (مسمط بن اسود) نے کہا کہ جب لونڈی غلام کو یہ حق حاصل ہے تو ہم کو کیوں نہیں؟ (53)

(۶) پہلے جنگی قیدیوں میں شہزادوں اور شہزادیوں کی مٹی پلید ہوتی تھی ____ (بلکہ صدیاں گزر جانے کے بعد ۱۸۵۷ء میں برصغیر میں انگریز حاکموں نے مسلمان شہزادوں اور شہزادیوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کتنا اذیت ناک اور دردناک ہے!)۔ فاروق اعظم نے قیدی شہزادوں اور شہزادیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا چنانچہ شاہ مصر مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کو ایک سردار قیس بن ابی العاص کے ساتھ واپس مقوقس کے پاس بھیج دیا۔

(۷) مجاہدین کی تنخواہوں کے ساتھ ساتھ ان کے غلاموں کی بھی اتنی ہی تنخواہیں مقرر کی گئیں ____ کیا آج دنیا کے کسی ملک میں فوجیوں اور فوجی افسروں اور ان کے ملازموں کی ایک ہی تنخواہ ہے؟

(۸) حاکموں اور افسروں پر لازم تھا کہ غلاموں کی عیادت کریں' نہ کرتے تو ملازمت سے برطرف کر دیئے جاتے ____ کیا کسی حکومت نے اپنے افسروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ اپنے غلاموں کی نہیں' ملازموں کی عیادت کیا کریں ____ اور کیا ایسا نہ کرنے پر کبھی کسی کو ملازمت سے برطرف کیا گیا ہے؟ ____ اللہ اللہ دور فاروقی میں غلاموں کی وہ شان تھی جو ہمارے سرکاری و غیر سرکاری ملازموں کی بھی نہیں۔

(۹) فاروق اعظم غلاموں کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے اور دوسروں کو ترغیب دیتے تھے کہ غلاموں سے نفرت نہ کریں بلکہ اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں ـــــــ آپ فرماتے ہیں:

''خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جن کو غلاموں کے ساتھ کھانے سے عار ہے۔'' (54)

آج اپنے ملازم کے ساتھ ایک معمولی افسر نہیں کھا سکتا ـــــــ صدر، وزراعظم اور وزراء کی بات تو بہت اونچی ہے ـــــــ ذرا بتایئے تو سہی جس شخص کے ساتھ امیرالمومنین کھا رہا ہے ـــــــ وہ معاشرے کا ذلیل ترین فرد ہے یا معزز ترین؟

یہ سارے حقائق و واقعات بتا رہے ہیں کہ فاروق اعظم نے غلامی کی حقیقت کو یکسر بدل کر رکھ دیا' وہ غلامی نہ رہی آقائی ہوگئی ـــــــ اس کو یہ بھی حق دے دیا گیا کہ وہ اگر کسی دشمن سے معاہدہ کرے تو وہ معاہدہ خلافت اسلامیہ کی طرف سے سمجھا جائے گا ـــــــ آج بڑے سے بڑے ذمہ دار افسر کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی غیر ملک اور غیر قوم سے معاہدہ کرے (بلکہ بعض اوقات اس کے اپنے اختیارات بھی سلب کر کے بے اختیار بنا دیا جاتا ہے) ـــــــ ان عظیم رعایتوں سے اسلامی معاشرے میں غلامی کی عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے ـــــــ غلام کا نام رہ گیا' غلامی نہ رہی ـــــــ عملاً غلامی کو مٹا دیا گیا' اسی لئے غلاموں اور لونڈیوں کی اولاد میں بڑے بڑے ائمہ حدیث اور صاحب کمال پیدا ہوئے۔ (55)

ہاں ایک بات رہ گئی اور وہ یہ کہ پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ ان رعایتوں کے باوجود پھر غلام سے کام کیوں لیا جاتا تھا' گھر بیٹھے کیوں نہ کھلایا جاتا تھا تو ہم دور جدید کے ترقی یافتہ ممالک کے آقاؤں سے نہیں' والدین سے پوچھتے ہیں کہ تم اپنی بالغ اولاد کو گھر بیٹھے کیوں نہیں کھلاتے' ان کو کام کرنے پر کیوں مجبور کرتے ہو اور گھر کے اخراجات میں کو ذمہ دار کیوں بناتے ہوں؟ (29) یہ کیا ظلم کرتے ہو؟ ـــــــ غلام سے تو اس کی صلاحیت کے مطابق کام لیا جاتا تھا اور کھلایا وہ جاتا تھا جو آقا کے گھر میں پکتا تھا' پہنایا وہ جاتا تھا جو آقا کے گھر میں پہنا جاتا تھا ـــــــ لیکن تم اپنی اولاد کے ساتھ بھی یہ نہیں کرتے' جتنا وہ دیتا ہے اس سے زیادہ تم اس پر خرچ نہیں کرتے اور اگر منہ مانگے پیسے نہ دے تو تم اس کو نکال دیتے ہو ـــــــ تم ایسے بے رحم باپ ہو کہ تمہارے بچے تم سے گریزاں ہیں اور وہ ایسے رحیم و کریم آقا تھے کہ آزاد ہونے پر بھی غلام ان کے پیچھے پیچھے لگے رہتے تھے۔

لیکن انسان محسن کش واقع ہوا ہے' وہ اپنے رب کائنات کا ناشکر گزار بندہ ہے ـــــ **ان الانسان لربه لكنود** ـــــــ جس محسن انسانیت نے غلاموں کو آقا بنا دیا اس محسن کو ایک غلام نے جام شہادت پلا دیا ـــــــ **انا لله وانا اليه راجعون!**

اس حکایت خونچکاں کو کیا بیان کیا جائے کہ سننے کے لیے پتھر کا جگر چاہئے۔ فارس کے غلام بظاہر اطاعت گزار تھے لیکن عرب مسلمانوں کے خلاف ان کے دل میں حسد کی آگ بھڑک رہی تھی کہ انہوں نے ان کی شاہی کو خاک میں ملا دیا تھا اور ان کے تخت کو روندا تھا ـــــــ ان لوگوں نے فاروق اعظم سے انتقام لینے کی ٹھانی ـــــــ فارس کے انھیں غلاموں میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' کا غلام فیروز بھی تھا' فاروق اعظم کے پاس اپنے آقا کی شکایت لے کر آیا' شکایت نامعقول تھی رد کر دی گئی' چلا گیا لیکن دل میں غبار لے کر گیا ـــــــ دوسرے دن علی الصبح خنجر لے کر مسجد میں آیا اور چھپ کر بیٹھ گیا' جوں ہی فاروق اعظم نماز فجر کی امامت کے لئے آگے بڑھے' کمین گاہ سے نکل کر اس سفاک نے دو دھاری خنجر سے پے در پے چھ وار کئے' فاروق اعظم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا اور خود زخموں کی تاب نہ لا کر گر پڑے ـــــــ درد و کرب کا عالم ہے' عزیز و اقارب یاد نہیں آ رہے' غیر مسلم رعایا کی یاد ہے' وصیت فرما رہے ہیں تو انہیں کے حقوق کے بارے میں ـــــــ ذرا یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمایئے:

واوصيه بذمة الله وذمة رسوله ان يوفى لهم بعهد هم وان يقاتل من اوراءهم وان

لايكلفوا فوق طاقتهم (56)

ترجمہ: (ہونے والے خلیفہ کو) وصیت کی جاتی ہے کہ جن کو خدا اور رسول ﷺ کا ذمہ دیا گیا ہے (یعنی ذمی) اور اس سے جو عہد کیا گیا ہے وہ پورا کیا جائے' ان کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

ذرا قلب فاروق کی وسعت تو دیکھئے کہ غیر مسلم شہید کر رہا ہے۔ عین ممکن تھا کہ بلکہ فطرت انسانی کا تقاضا تھا کہ جو کچھ کہا جاتا غلاموں کے خلاف کہا جاتا' لیکن نہیں جو کچھ کہا گیا ان کے حق میں کہا گیا ـــــــ اللہ اللہ ان حضرات کے جذبات پر شریعت کی کیسی عمل داری تھی!

جہاں کردیا نرم' نرما گئے وہ
جہاں کردیا گرم' گرما گئے وہ

ہاں ہاں یہ خلافت فاروقی ہے' ہنسی کھیل نہیں ـــــــ یہ شاہی نہیں جو جذبات کے سہارے چلتی ہے' یہ خلافت ہے جو محبت و عشق کے سہارے چلتی ہے۔

زخم کاری تھا' جاں بر نہ ہو سکے' دس برس چھ مہینے مسند خلافت کو رونق بخشی اور ۶۳ سال کی عمر شریف میں ذی الحجہ ۲۳ھ (۶۴۴) میں جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کر دی ـــــــ **انا لله وانا اليه راجعون**

بہر بہار گل از زیر گل بر آرد سر
گلے برفت کہ ناید بصد بہار دگر

☆☆☆

حواشی

(1)_____ w-Montgomery watt : Islam And the Integration of Socie ty, Canada, 1966,p158

(2)_____ شبلی نعمانی: الفاروق (بحوالہ عقد الفرید لابن عبدالبر باب المکیدۃ الحرب) ص ۴۲۴

(3)_____ شبلی نعمانی نے الفاروق (ص ۴۲۲۔۴۲۳) میں تاریخی ابو جعفر جریر طبری کے حوالے سے اس معاہدے کا جو متن نقل کیا ہے یہ دفعات وہاں سے لی گئی ہیں۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ (T.W.Arnold) نے اپنی کتاب The Preaching of Islam کے صفحہ ۵۶ اور ۵۵ پر اس معاہدے کا ترجمہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس معاہدے کے الفاظ میں مورخین نے اختلاف کیا ہے' اس اختلاف رائے کی تفصیلات کے لیے اس نے لکھا ہے:

For a discussion of this document see Caetani vol-III,Thomas Wal ker,p.925

(4)___ Arnold Thomas : The Preaching of Islam Lahore, 1965,p.56

(5)___ Muhammad Ali: Early Caliphate.Lahore,1951, p.137

(6)___ شبلی: الفاروق' ص ۴۲۹ (بحوالہ طبری ۲۶۵۸۔۲۶۶۲)

(7)___ T.p.Hughes : A Dictionary of Islam,P.653

(8)___ شبلی نعمانی : الفاروق ۵۷۔۲۵۶ (بحوالہ طبری ۲۷۸۲۔۲۵۸۳)

(9)___ P.K.Hitti : History of The Arabs, New york,1963, p.170

(10)___ امیر علی : تاریخ اسلام (ترجمہ اردو) (A Short History of Saracens) مطبوعہ لاہور' ص ۵۸

(11)____T.W.Arnold : The Prcaching Of Islam.p.56

(12)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱ (ب) عنایہ شرح ہدایہ' ج۔۸' ص ۲۵۶

(13)____ Jamil Ahmad : Hundred Great Muslims, Lahore, 1971, p.4 4

(ب) برھان شرح مواہب الرحمٰن' ج ۳' ص ۲۸۶

(14)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱

(15)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱

(16)____ ایضاً ' ص ۴۲۶ (بحوالہ مقریزی' ج ۱' ص ۴۷)

(a)___ Muhammad Ali : Early Caliphate, p.181

(b)___ Jamil Ahmed : Hundred Great Muslims,p.45

(17)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۲۷ (بحوالہ کتاب الخراج' ص ۸۲)

(18)____ ایضاً ص ۴۲۰

(19)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam,p.56

(20)____ Amir Ali : A Short History of Saracens. pp.54-5

(21)____ Dr.S.A.Q.HUSAINI : Arabs Administeration Lahore.1966

(22)___ مودودی: اسلامی ریاست' مطبوعہ لاہور' ۱۹۶۹ء' ص ۵۸۶ (بحوالہ در المختار' ج ۱' ص ۱۱۲)

(23)___ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۱۹

(24)____ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.181

نوٹ: فلپ۔ کے۔ حتی نے یہ الزام لگایا ہے کہ فاروق اعظم نے ان یہودیوں اور عیسائیوں کو پچھلے معاہدات کی پروا نہ کرتے ہوئے جلاوطن کر دیا اور یہ لوگ شام اور عراق میں جا کر بس گئے۔ (History Of The Arabs, New York,1963,p.169) حتی نے نہ ان لوگوں کی سازشی اور باغیانہ ذہنیت کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کو دی گئی مراعات کا اور اس طرح اپنے قاریوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (مسعود)

(25)___ شبلی نعمانی :الفاروق' ص ۴۳۳ (بحوالہ فتوح البلدان' ص ۱۵۷)

(26)___ قاضی ابو یوسف نے لکھا ہے کہ اس پابندی کی ایک وجہ غیر قوم سے تشبہ بھی تھا (کتاب الخراج' ص ۳۹۱)

(27)___ گستاؤلی بان: تمدن ہند (ترجمہ اردو از سید علی بلگرامی)' مطبوعہ کراچی ۱۹۶۲ء' ص ۳۰۷

(28)___ ایضاً ' ص ۳۰۸

(29)___ مودودی: اسلامی ریاست، ص ۸۸۰ بحوالہ بدائع، ج ۸، ص ۱۱۳

(30)___ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam.p.56

نوٹ: آرنلڈ نے لکھا ہے کہ : Gotheil نے اپنی کتاب Dhimis and Muslim in Egypt میں سلطنت اسلامیہ میں ذمیوں کے حالات کے سلسلے میں دستاویزی شہادتوں کا قابل قدر ذخیرہ پیش کیا ہے۔

(31)____ قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم: کتاب الخراج، (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء ص ۴۲۲ (خلاصہ)

(32)_____ Memorise pur la caquet de la syeie,p.143

(33)_____ Mohammmad Ali : Early Cali phate,p.182

(34)_____ Annali del Islam, vol III,p.957

(35)_____ T.W.Arnold : The Peraching Of Islam.p.57

(36)____ نہ معلوم عقلیت پرستی کے اس دور میں اس حقیقت پر اس طرح کیوں غور نہیں کیا جاتا۔ زکوٰۃ ہی کو لیجئے، مال پر سال گزرنے کے بعد فرض ہوتی ہے۔ سارے سال کیا کمایا اور کیا خرچ کیا، اس سے بحث نہیں۔ جتنا کمایا اتنا ہی خرچ کر دیا تو ایک کوڑی زکوٰۃ نہیں کہ ایسی حالت میں زکوٰۃ لینا معقولیت نہیں۔ لیکن دورِ جدید کا ٹیکس آمدنی کو دیکھتا ہے جو کچھ کمایا اگرچہ وہ سب خرچ ہو چکا ہے اور کمانے والا مقروض ہو چکا ہے، لیکن پھر بھی ٹیکس لیا جائے گا۔ اسلام کی نظر میں ایسا شخص مدد کا مستحق ہے۔ (مسعود)

(37)____ ابتداء میں جزیہ نقد و جنس دونوں صورتوں میں لیا جاتا تھا کیونکہ فوجیوں کو دونوں کی ضرورت تھی لیکن جب حکومت کا نظام ذرا مستحکم ہوا تو پھر جنس کے بجائے نقد ہی کی صورت میں لیا جانے لگا۔ (الفاروق۔ ص ۴۳۴)

(38)_____ Dr.S.A.Q.Gysaubu Husains :

The Arabs Administeration p.43

بحوالہ بلاذری : فتوح البلدان، ص ۱۳۷ و قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص ۸۱

(39)____ شبلی نعمانی : الفاروق : ص ۴۴۴

(ب)_____ Jamil Ahmad : Hundred Great Muslims, p.45

(40)____ Husaini : Arabs Administeration,p.43

(41)____ Ibid.p.44

(42)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.59

(43)____ P.K.Hitti : History Of The Arabs,p.170

(44)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.57

(45)___ قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص ۸۲

(46)___ ایضاً ص ۷۱

(47)___ مودودی: اسلامی ریاست، ص ۵۹۳ (بحوالہ کتاب الخراج، ص ۷۲، و فتح القدیر، ج ۲، ص ۳۷۲)

(48)___ ایضاً ص ۵۹۳

(49)___ ایضاً ص ۵۹۵

(50)____ T.P.Hughes : A Dictionary Of Islam,p.653

(b) S.W.Muir: Annals Of The Early Caliphate,p.218

(51)____ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.182

(52)___ سرسید احمد خاں: تہذیب الاخلاق، ج ۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۱۳ھ، ص ۶۸۔۵۹

(53)___ شبلی نعمانی :الفاروق، ص ۴۵۰

(54,55)___ شبلی نعمانی :الفاروق، ص ۴۵۰ تا ۴۵۲

(56)____ نوٹ: غلامی سے متعلق مندرجہ بالا تفصیلات الفاروق کے صفحہ ۴۴۴ تا ۴۵۳ سے اخذ کی گئی ہیں۔ (مسعود)

(57)___ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۲۷

نوٹ: حضرت امام بخاری، ابوبکر بیہقی اور جاحظ وغیرہ نے وصیت کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر یہ وصیت نقل کی ہے۔ محمد علی نے بھی اپنی کتاب Early Caliphate کے صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱ پر وصیت نقل کی ہے۔

(ماخوذ ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) فاروق اعظم نمبر، مئی و جون ۱۹۷۴ء)

☆☆☆

حقیقت ایک ہے' جس کا دل صاف تھا اس نے اس طرف بیان کیا اور جس کے دل میں کھٹ تھا اس نے اس طرح بیان کیا دیکھئے ____ فلپ۔کے۔حتی اسی حقیقت کو کس انداز سے بیان کرتا ہے:

As Dhimis, the sub ject peoples, would enjoy the protection of the Muslims and have no militry duty to perform, since they were barred by religious from service in the Muslim army, but they would have a heavy tribute to pay. (43)

یہ جزیہ جس کو حتی (Hitti) بارگراں سے تعبیر کرتا ہے ذرا اس کی تفصیل تو ملاحظہ ہو ____ آرنلڈ نے جزیہ کے تین درجات کا ذکر کیا ہے جو امراء' متوسطین اور عام ذمیوں کے لیے مخصوص تھے:

1, Five dinar for the rich.

(امراء کے لیے ۵ دینار)

2. Four for the middle classes

(متوسطین کے لیے ۴ دینار)

3. And three for the poor (44)

(غرباء کے لیے ۳ دینار)

پھر یہ معمولی رقم بھی جبراً وقہراً نہ لی جاتی تھی بلکہ ممکنہ حد تک رعایت کی جاتی تھی' آج کل ٹیکس کے معاملے میں یہ مراعات نہیں دی جاتی ____ فاروق اعظم نے عاملین کو ہدایت کر دی تھی:

"لا یکلفوا فوق طاقتھم" (45)

(ان کی سکت وطاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالو)

سفر شام کے دوران فاروق اعظم نے دیکھا کہ ایک عامل جزیہ وصول کرنے کے لیے ذمیوں کو سزا دے رہا ہے۔آپ نے اس حرکت سے اس کو باز رکھا اور فرمایا:۔

"لا تعذب الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا بعذبھم اللہ یوم القیامتہ" (46)

ترجمہ: انہیں تکلیف نہ دو' اگر تم ان کو عذاب دو گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔

ذرا بتایئے تو سہی یہ خدا ترسی آج کس جہاں باں میں ہے؟

ایک مرتبہ ایک ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا' فرمایا: "کیوں مانگتا ہے؟" عرض کیا گیا "جزیہ دینے کے لیے؟" ____ آپ نے فوراً جزیہ معاف فرما دیا اور بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا اور افسر خزانہ کو کیا دلگتی بات تحریر فرمائی:۔

"خدا کی قسم یہ ہرگز انصاف نہیں کہ ہم اس کی جوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں اس کو رسوا کریں!" (47)

جب ان کے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کو امان دیں تو کیا ان کے غلام انسانوں کو بھی امان نہ دیں گے ____ بوڑھے ذمیوں کے لیے تو رعایت ہے ہی مگر وہ ذمی جس پر جزیہ واجب الادا ہو اور مر جائے تو اس کے ترکے سے جزیہ نہ لیا جاتا تھا اور نہ اس کے ورثاء (48) سے حالانکہ اگر کسی مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہے تو مرنے کے بعد اس کے ترکے سے ضرور ادا کی جائے گی __ اتنی سہولتوں اور رعایتوں کے باوجود بھی جزیہ کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو یہ تعبیر بجائے خود ایک بڑا ظلم ہے۔مودودی نے دل لگتی بات کہی ہے' وہ لکھتے ہیں:۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے

حُسنِ سُلوک

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے،پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۱۱

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی،(سندھ)

اسلامی جمہوریہء پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک نظریاتی حکومت میں ان لوگوں کے لئے جگہ نہیں ہوا کرتی جو اس نظریے کے دل سے مخالف ہوں اور ہر وقت کاٹ میں لگے رہتے ہوں ____ ایسے لوگوں کو گوارا کرنا مستقبل کے لئے فتنوں کو دعوت دینا ہے لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے ساتھ بھی حسن سلوک روا رکھا ____ ان کے مال کی حفاظت کی' ان کی جان کی حفاظت کی' ان کے مذہب کی حفاظت کی' ان کی تہذیب وتمدن کی حفاظت کی' ان کے غریبوں اور ضعیفوں کی کفالت کی' ان کے دشمنوں سے مقابلہ کیا ____ غرض وہ کچھ کیا جو اس ترقی یافتہ دور میں بھی نہیں کیا جاسکتا ____ اس ترقی یافتہ دور میں نظریاتی حکومتوں میں حکومت سے اختلاف رکھنے والا گردن زونی' سوختنی اور کشتنی ہے ____ جہاں رواداری نظر آتی ہے وہاں صرف دکھاوا ہی دکھاوا ہے' حقیقت کچھ اور ہے۔ ڈبلیو منٹگمری واٹ (W.Montgomery Watt) غیر مسلموں کے عناد واختلاف کے باوجود عہد فاروقی میں مسلمانوں کی وسعت قلبی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

> Despite this obstinacy,as it appeared to them,the Muslims
> were prepared th tolerate jwes and Chirstians as
> "Protected groups" Within the Islamic state and to admit
> that their presence did not conflict absolutely with its
> religious basis.(1)

ترجمہ:۔ (ذمیوں کی) اس سرکشی اور خودرائی کے باوجود (جو مسلمانوں کی نظر میں سرکشی وخودرائی ہی تھی) سلطنت اسلامیہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو ذمی کی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے مسلمان تیار تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان یہود ونصاریٰ کی موجودگی سلطنت کی مذہبی اساس سے بالکل متصادم نہیں۔

ہم پرانی شراب کو نئے پیمانے سے ناپتے ہیں لیکن اصول تنقید یہ ہے کہ پرانی شراب کو پرانے پیمانے سے ہی ناپا جائے ____ اگر ایسا کیا گیا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حسن سلوک' ظلم واستبداد اور تعصب وتنگ دلی کی موجودہ فضاؤں میں آفتاب عالم تاب کی طرح چمکتا نظر آئے گا ____ آؤ آؤ! اغیار کی جفا کاریوں کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اسلام کی اس چاندنی کا چھٹکنا دیکھو!

عہد وپیماں کی پاسداری' انسان کی شرافت وصداقت شعاری کا معیار ہے ____ جو شخص معمولی سے معمولی عہد وپیماں کا پاس لحاظ رکھتا ہے بلاشبہ وہ گلشن شرافت کا گل سرسبد اور دیار صداقت کا تاجدار ہے ____ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اغیار سے کئے گئے عہد وپیمان کا جو پاس ولحاظ رکھا شاید ہی کسی نے رکھا ہو ____ آج کل دوستوں سے کئے گئے عہد وپیمان کا خیال نہیں رکھا جاتا تو اغیار سے کئے گئے عہد وپیماں کا کہاں خیال رکھا جاسکتا ہے! بلکہ دور جدید میں تو عہد شکنی سیاسی مصلحتوں کا تقاضا ہے ____ لیکن فاروق اعظم کا دامن صداقت عہد شکنی کے داغ سے داغدار نہیں ____ دیکھو دیکھو رئیس خوزستان (ایران) ہرمزدربار فاروقی میں قید ہو کر آیا ہے' گردن زونی ہے کہ اس نے بہت سے مسلمان افسروں کو شہید کیا ہے' قتل کا مصمم ارادہ ہے' اچانک وہ پانی مانگتا ہے اور پانی پینے تک کی امان طلب کرتا ہے' امان دی جاتی ہے لیکن وہ پانی نہیں پیتا رکھ دیتا ہے (2) یا پھینک دیتا ہے' حاضرین ہکا بکا رہ جاتے ہیں' اگر کوئی اور ہوتا تو دشمن کی اس حرکت سے طیش میں آجاتا' لیکن نہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا۔ عہد وپیماں کی اس پاسداری کو دیکھ کر ہرمز حیران رہ گیا اور اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

جب غالب' مغلوب سے معاہدہ کرتا ہے تو خواہ وہ ایک ہی دین وملت کے کیوں نہ ہوں لیکن ہمیشہ غالب اپنی بات اوپر رکھتا ہے اور اگر کسی مصلحت وحکمت کی وجہ سے بات نیچی رکھتا بھی ہے تو پھر عمل نہیں کرتا' وہ معاہدہ ایک افسانہ بن کر رہ جاتا ہے' دور جدید کی سیاست میں آئے دن یہ نظائر سامنے آتے رہتے ہیں لیکن دیکھو دیکھو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھو' سرزمین قدس میں ایک خادم ساتھ لئے چلے آرہے ہیں' وہ خلیفۃ المسلمین ہیں لیکن فقیرانہ آرہے ہیں' ان کی سادگی نے شاہوں کے تکلفات خاک میں ملا کر رکھ دیئے ____ اور دیکھو بیت المقدس کے مغلوب عیسائیوں سے ایک معاہدہ کیا جارہا ہے۔ شاید تاریخ عالم اس معاہدے کی نظیر نہ پیش کرسکے۔ ۱۵/۶۳۶ء میں یہ معاہدہ لکھا گیا' حضرت خالد بن ولید' حضرت عمرو بن العاص' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر گواہ ہیں۔ ذرا اس معاہدے کی تمہید تو ملاحظہ ہو:

''یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المومنین عمر نے ایلیاء (بیت المقدس) کے لوگوں کو دی' یہ امان ان کے جان و مال ' گرجا' صلیب' تندرست' بیمار اور ان کے تمام مذاہب والوں کے لیے ہے''

اور اب اس معاہدے کی تفصیلی دفعات ملاحظہ ہو:

(۱) ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے گی اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے' نہ ان کو اور نہ ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۲) نہ ان کی صلیبوں اور نہ ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔

(۳) مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔

(۴) نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۵) یونانیوں میں جو شہر سے نکلے گا اس کی جان و مال کو امان ہے تا آں کہ وہ جائے پناہ میں پہنچ جائے اور جو ایلیا (بیت المقدس) میں رہنا اختیار کرے تو اس کو بھی امان ہے اور اس کو جزیہ دینا ہوگا۔(3)

ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ (T,W,Arnold) نے اس معاہدے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

The extent of this toleration so striking in the history of seventh century-may be judged from therms granted to the Conquered cities.(4)

ترجمہ: اس رواداری کی رفعت و بلندی کا اندازہ ان شرائط سے لگایا جا سکتا ہے جو مفتوحہ شہروں کے لیے منظور کی گئیں _____ یہ رواداری ساتویں صدی عیسوی میں نہایت حیرت ناک اور قابل توجہ ہے۔

معاہدے کے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے _____ ایک پادری کے ساتھ ایک گرجا میں تشریف لے گئے کہ نماز کا وقت آ پہنچا' پادری نے عرض کیا کہ گرجا میں ہی نماز ادا فرمالیں لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہاں نماز ادا نہ فرمائی ہے _____ (۵) اللہ اللہ یہ حزم و احتیاط اور معاہدین کے ساتھ یہ حسن سلوک!

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مذہبی تعصب و تنگ دلی کے اس دور میں وہ مذہبی آزادی دی کہ شاید اس ترقی یافتہ دور میں میسر نہ ہو _____ عہد فاروقی کے تمام معاہدات اٹھا کر دیکھیے مذہبی آزادی کی ضمانت نمایاں نظر آتی ہے _____ جرجان' آذربائیجان' موقان کے باشندوں سے جو معاہدات کیے گئے وہاں مذہبی آزادی کی ضمانت موجود ہے (6) _____ اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی کہ ان کے معابد میں خود نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے!

جو شخص مذہبی آزادی کے معاملے میں اتنا روشن خیال ہو کیا اپنے غلام استیق سے بھی باز پرس نہ کرے' صرف ترغیب و تشویش سے کام لے' جب وہ نہ مانے تو آیت قرآنی پڑھ کر خاموش ہو جائے _____ ''**لا اکرہ فی الدین** _____'' بھلا دوسروں سے مذہب کے معاملے میں کیا باز پرس کرتا!

ٹی۔پی۔ہیوز T.P,Hughs نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے بنو تغلب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور آپ نے تبدیلی مذہب پر ان کو مجبور کرنا چاہا تو دربار خلافت سے یہ فرمان جاری ہوا :

"Leave them" _____ he wrote "In the Profession of the gospel."(7)

ترجمہ: آپ نے تحریر فرمایا کہ ''ان کو دین عیسوی پر ہی رہنے دو۔''

مصر کی مکمل فتح کے بعد بہت سے قبطی اور رومی گرفتار ہو کر آئے' فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم سے استفسار فرمایا تو جواب آیا:

سب کو بلا کر کہہ دو کہ ان کو اختیار ہے' مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر ہی رہیں۔ اسلام قبول کر لیں تو ان کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ورنہ جزیہ دینا ہوگا جو تمام ذمیوں سے لیا جاتا ہے۔(8)

دور جدید کے مورخ فلپ۔ کے۔ ہٹی (Philip.K.Hitti) نے اگرچہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے معاملے میں زیادہ انصاف سے کام نہیں لیا لیکن یہ اعتراف اس نے بھی کیا ہے کہ آپ کے عہد مبارک میں غیر مسلموں کو بالکل مذہبی آزادی حاصل تھی، وہ لکھتا ہے :

Being outside the pale of Moslem law they were allowed the jurisdiction of their even religious communities.(9)

ترجمہ: قانون اسلامی کے دائرہ سے باہر ہونے کی وجہ سے ذمیوں کو اپنے مذہبی فرقوں کے مقدمات فیصل کرنے کا عدالتی اختیار حاصل تھا۔

مشہور شیعہ مورخ امیر علی نے بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس رواداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

مسلمانوں کو حکما لوگوں کے دین میں مداخلت سے روک دیا گیا۔(10)

ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رواداری کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

They were allowed the free and undisturbed exercise of their religion. (11)

ترجمہ: ذمیوں کو اپنے مذہبی رسوم ادا کرنے کی بلا روک ٹوک کھلی اجازت تھی۔

معاہدین کے علاوہ وہ غیر مسلم جنہوں نے برضا و رغبت خلافت اسلامی میں رعیت کی حیثیت سے رہنا قبول کیا یعنی ذمی، ان کا بھی پورا پورا خیال رکھا گیا، ان کو جو خصوصی رعایات دی گئیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلافت فاروقی میں غیر مسلموں کو کیا عزت و وقار حاصل تھا، شاید یہ عزت و وقار خود مسلمانوں کو کسی مسلم حکومت میں بھی حاصل نہ ہو۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عالی حوصلگی، دریا دلی اور بے مثال رواداری نے مسلم اور غیر مسلم رعیت کو ایک دوسرے سے اتنا قریب کر دیا کہ حقوق کے حوالے سے دونوں بڑی حد تک مساوی ہو گئے۔ ذمیوں کے لئے مندرجہ ذیل اصول و قوانین پیش نظر رکھیے اور پھر دیکھئے کہ مساوی تھے یا نہیں؟

(۱) مسلمان کسی ذمی کو قتل کرتا تھا تو قصاص میں قتل کیا جاتا تھا(12)____ چنانچہ بقول حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک مسلمان نے عیسائی کو قتل کر دیا، یہ مقدمہ خلیفہ کے پاس پیش کیا گیا، آپ نے مقتول کے ورثاء کو اختیار دیا کہ وہ قاتل سے قصاص لیں چنانچہ قاتل قصاص میں قتل کیا گیا۔(13)

دور جدید میں غیر مسلم رعایا کا کیا پوچھنا اگر مسلمان ہی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے تو اس کا کوئی پرسان حال نہیں_____ پھر سچ بتائیے، امن و سلامتی خلافت فاروقی میں تھی یا جدید حکومتوں میں ہے؟

(۲) ذمی پر کسی مسلمان کا ظلم و ستم کرنا تو بڑی بات تھی اگر وہ سخت کلامی بھی کرتا تو سزا کا مستحق ہوتا۔(14)_____ اور سزا تو بعد میں ملتی مسلمان افسران خود اس کا خیال رکھتے کہ یہ نوبت نہ آنے پائے_____ چنانچہ حاکم حمص (شام) حضرت عمر بن سعد رضی اللہ عنہ نے غصے میں ایک ذمی کو صرف اتنا کہا:۔

"اخــزاك الله!"_____ (خدا تجھے رسوا کرے!) حاکم موصوف کو اس حرکت پر اتنی ندامت ہوئی کہ دربار خلافت میں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

یہ تابناک مثال سامنے رکھئے اور اپنی حالت پر غور کیجئے غیر تو غیر اپنوں کے لئے وہ گالیاں، دشنام طرازیاں اور ستم رانیاں کہ الامان والحفیظ! یہ ہماری حالت ہے اور وہ ان کی حالت تھی!___ وہ اخلاق کی کس بلندی پر تھے اور ہم کس پستی میں ہیں!۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا!

(۳) ذمیوں سے صرف دو ٹیکس وصول کیے جاتے، جزیہ اور خراج_____ اس کے برخلاف مسلمانوں سے زیادہ ٹیکس وصول کیے جاتے مثلاً زکوٰۃ (جس کی مقدار جزیہ اور خراج سے کہیں زیادہ تھی) اس کے علاوہ مسلمانوں سے عشر بھی لیا جاتا تھا۔(15)

(۴) بیت المال سے رضا کاروں کو جو تنخواہیں ملتی تھیں اس میں ذمی برابر کے شریک تھے۔

(۵) اپاہج اور ضعیف مسلمانوں کے لیے بیت المال سے جو وظیفہ مقرر ہوتا تھا اس میں ذمی برابر کے شریک ہوتے تھے۔

نوٹ:۔ اگر جزیہ کی رقم بیت المال میں جمع کی جاتی اور اس سے نہ ذمی اپاہجوں کو کچھ دیا جاتا' نہ ان کے ضعیفوں کی مدد کی جاتی اور نہ ان کی جان ومال کی حفاظت کی جاتی تو یقیناً جزیہ ایک ظالمانہ ٹیکس سمجھا جاتا لیکن ایسی صورت میں اس کو کونسا دانشمند ظلم وستم سے تعبیر کر سکتا ہے؟

(٦) ملکی نظم ونسق میں ذمیوں سے مشورہ کیا جاتا چنانچہ عراق کے نظم ونسق میں ان سے مشورہ لیا گیا اور مصر کے انتظام میں مقوقس سے اکثر مشورہ کیا جاتا رہا۔(16)

(۷) مسلمانوں کے لئے لازم تھا کہ وہ ذمیوں پر ظلم نہ کریں' نہ ان کو نقصان پہنچائیں اور ان کا مال بلاوجہ کھانے پائیں_____فتح شام کے وقت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ' کے نام فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو فرمان جاری فرمایا اس میں یہ تمام ہدایات موجود ہیں۔(17)

(۸) عجمیوں کو ان کی زمینوں پر مالکانہ حقوق عطا فرمائے اور یہ زمینیں انھیں کے قبضے میں رہنے دیں۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ذمی رعایا کو وہ حقوق عطا فرمائے جو اس عہد کی دوسری سلطنتوں میں رعایا کو حاصل نہ تھے_____روم اور فارس کی حکومتوں میں غیر قوموں کے حقوق غلاموں سے بدتر تھے_____شام کے عیسائی باوجودیکہ رومیوں کے ہم مذہب تھے لیکن ان کو مقبوضہ زمینوں پر کسی قسم کا اختیار نہ تھا بلکہ وہ خود ایک قسم کی جائیداد خیال کیے جاتے تھے_____یہودیوں کا حال اس سے بھی بدتر تھا بلکہ اس قابل بھی نہ تھا کہ کسی حیثیت سے ان پر رعایا کا اطلاق کیا جائے کیوں کہ رعایا کچھ نہ کچھ حق تو رکھتی ہے' وہ تمام حقوق سے محروم تھے اور حد تو یہ ہے کہ ''حق'' نام ہی سے بیگانہ تھے________لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو اتنی مراعات دیں کہ وہ رعایا ہو گئے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کی حیثیت معاہدین کی سی ہو گئی۔(18) ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ مقامی لوگوں پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس بے مثال رحم وکرم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> For the provinces of Byzantine empire that were rapidly acquired by the prowess of muslims found themselves in the enjoyment of a toleration such as,_____had been unknown to them for many centuries.(19)
>
> ترجمہ:۔ بازنطینی حکومت کے وہ صوبے جو بہت ہی جلد مسلمانوں کی بے مثال دلیری وشجاعت کے آگے سپر انداز ہو گئے_____رواداری اور حسن سلوک کی ایک ایسی پر مسرت فضا محسوس کر رہے تھے جو صدیوں سے ان کے لئے انجانی تھی۔

چنانچہ ایران کو فتح کرنے کے بعد کسانوں پر ٹیکس کا بوجھ ہلکا کیا گیا' ان کو زمینوں پر قابض کیا گیا' ضرورت پڑنے پر کاشتکاروں کو پیشگی رقم دی گئی زمین کی فروخت حکماً بند کر دی گئی تا کہ مقامی لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں۔(20)

یہ تمام حقائق ایک شیعہ مورخ نے قلم بند کیے ہیں' اسی سے ان حقائق کی صداقت عیاں ہے۔

سرزمین شام وعراق پر قبضہ کرنے کے بعد یہ مسئلہ سامنے آیا کہ زمین وہاں کے باشندوں کے قبضے میں رہنے دی جائے یا دشمن کا مال قرار دے کر فوج میں تقسیم کر دی جائے_____فاروق اعظم اس تقسیم کے خلاف تھے جب کہ بعض حضرات اس کے موافق تھے' جب مسئلہ طے نہ ہوا تو مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا_____جانبین نے دلائل پیش کیے لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تقسیم کی مخالفت میں ایک فیصلہ کن دلیل پیش کی چنانچہ زمین مقامی غیر مسلم رعایا کو دے دی گئی_____

ڈاکٹر حسینی نے اس واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے:۔

Finely 'umar qouted verses 7-9 of chapter 1ix of the Quran wherein declared that the conquered lands belong to the poor among the Muhajirin and the Ansar and those came after them.He laid emphasis on the claue "who came after them" and carried his proposal through.(21)

ترجمہ:۔آخرکار (حضرت) عمر نے قرآن کریم کی ۵۹ ویں سورۃ (حشر) کی آیت نمبر ۷ تا ۹ کا حوالہ دیا جس میں بتایا گیا کہ مفتوحہ زمین مہاجرو انصار کے غربا کے لیے ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے بعد آئے ____ حضرت عمر نے آیت کے اس حصے پر زور دیا ''اور جو ان کے بعد ائے'' اور اس طرح اپنی تجویز کو مجلس شوری میں پاس کرالیا۔''

الغرض فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ذمیوں اور غیر مسلموں کو ممکنہ حد تک مراعات دیں۔دیوانی معاملات میں کیا' فوجداری معاملات میں کیا' شخصی اور مذہبی معاملات میں کیا ____ حد تو یہ ہے ذمی کو یہ بھی رعایت دی گئی کہ جب چاہے عقد ذمہ توڑ دے لیکن مسلمان عقد ذمہ نہیں توڑ سکتا ____ (22) یعنی اگر وہ خلافت اسلامیہ میں رعیت بن کر رہنا چاہتا ہے' خوشی سے رہے اور جزیہ دیتا رہے لیکن اگر کہیں اور جانا چاہتا ہے تو پھر جہاں جی چاہے چلا جائے' کوئی پابندی نہیں۔

یہ تو ذکر تھا ان غیر مسلموں کا' جنہوں نے پرامن رعایا کی حیثیت سے خلافت اسلامیہ میں رہنا پسند کیا لیکن فاروق اعظم نے ان غیر مسلموں کے ساتھ بھی رواداری اور فراخ دلی کا ثبوت دیا جو قیدی بنا کر لائے گئے چنانچہ تقریباً ۱۷ھ / ۶۳۸ء میں گورنر بصرہ حضرت ابو موسیٰ الشعری رضی اللہ عنہ نے حاکم اہواز (ہرمز) کی عہد شکنی کی وجہ سے حملہ کیا اور شکست دے کر ہزاروں لوگ لونڈی غلام بنا کر لائے لیکن جب فاروق اعظم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ سب کو آزاد کر دیا جائے۔(23) اور تو اور باغیوں' سرکشوں اور بغاوت پر اکسانے والوں کے ساتھ بھی وہ سلوک کیا جو آج رواداری اور عدل گستری کی داعی کوئی قوم یا حکومت نہیں کر سکتی ____ سنئے سنئے!

خیبر کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں پر سازش اور بغاوت جیسے الزامات ثابت ہو چکے تھے ____ لیکن ان سے باز پرس نہ کی گئی صرف اتنا حکم دیا گیا کہ ان علاقوں کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر بس جائیں اور بیت المال سے ان کی املاک کا پورا پورا معاوضہ ادا کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ ان کے لیے سفر کی سہولتیں مہیا کی جائیں جہاں جائیں آسائش کا خیال رکھا جائے اور اسی پر بس نہیں بلکہ کچھ عرصے کے لیے جزیہ بھی معاف کر دیا گیا ____ (24) یہ جلاوطنی نہیں صرف نقل مکانی تھی ____ روشن خیالی اور ترقی کے اس دور میں ایسے سازشیوں کو یا تو قتل کر دیا جاتا ہے یا ذلیل وخوار کر کے اور ان کا سب کچھ لے کر جلاوطن کر دیا جاتا ہے' مگر فاروق اعظم نے تنگ دلی اور تعصب کے اس دور میں بھی ایسا نہ کیا۔

سرحد شام پر واقع عربسوس کے شہریوں نے جب رومیوں سے سازباز کی اور سازش و بغاوت کا یہ راز فاش ہوا تو کوئی انتقام نہ لیا گیا بلکہ یہ انتہائی روادارنہ فرمان جاری کیا گیا:

''جس قدر ان کی جائیداد' زمین' مویشی' اور اسباب ہیں سب شمار کر کے ایک ایک چیز کی دو چند قیمت دے دو اور ان سے کہو کہ کہیں اور چلے جائیں ____ اس پر راضی نہ ہوں تو ایک برس کی مہلت دو اور اس کے بعد بھی سازباز سے باز نہ آئیں' تو جلاوطن کر دو۔(25)

کیا دور جدید کی کوئی حکومت اپنے دشمنوں کے ساتھ یہ سلوک کر سکتی ہے؟ سازشوں اور بغاوتوں کے باوجود ان کی رضا جوئی اور دلداری کا خیال رکھ سکتی ہے؟ ______ ہر گز نہیں، ہر گز نہیں! دشمن اور باغی کے ساتھ تو حسن سلوک بڑی بات ہے، مخالفین کے ساتھ وہ شرمناک سلوک کیا جاتا ہے جس سے روح تہذیب کانپ اٹھتی ہے۔

بعض مورخوں نے غیر مسلموں پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی چند پابندیوں کو خوب اچھالا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان پابندیوں کی حقیقت واضح کر دی جائے تا کہ خلق فاروقی کے تابناک چہرے پر آئندہ کوئی خاک نہ ڈال سکے۔

جن پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) غیر مسلم رعایا کے لئے لباس مخصوص فرمایا۔

(۲) شراب بیچنے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کی۔

(۳) ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی اجازت نہیں دی۔

(۴) بچوں کو بپتسما (Baptism) دینے پر پابندی لگا دی۔

(۵) نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی ممانعت کر دی۔

(۶) جزیہ نافذ کیا۔

(۷) یہودیوں اور عیسائیوں کو ان کے گھروں سے نکالا۔

(۸) غلامی کو رواج دیا ______ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ایک ایک کر کے ان الزامات کی حقیقت واضح کرتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ بعض مورخوں نے حقائق و واقعات کو کس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے!

پہلا الزام

غیر مسلم رعایا کے لئے لباس مخصوص فرمایا

تہذیب و ثقافت خصوصاً لباس کے بارے میں یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے بلکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ محکوم قوم رفتہ رفتہ حاکم کی تہذیب و تمدن کو اپنانے لگتی ہے اور اس کی اپنی تہذیب معدوم ہو کر رہ جاتی ہے ______ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاکم قوم، محکوم کی تہذیب و تمدن میں مدغم ہو جاتی ہے ______ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حاکم و محکوم دونوں اقوام کی انفرادیت کو مجروح ہونے سے بچایا ______ (26) ایک نظریاتی ملک میں ایسا کرنا ایک سیاسی تقاضا ہے اور مذہبی ضرورت بھی ______ اگر غیر مسلموں کے لئے کوئی نیا لباس تجویز کیا جاتا تو شاید ہم اس کو سیاسی غلامی مسلط کرنے سے تعبیر کر سکتے تھے لیکن ان کے لئے ان کا اپنا لباس مخصوص فرمایا اور اس طرح ایک طرف ان کو ذہنی غلامی سے آزاد کیا کہ محکومیت کی وجہ سے کہیں وہ اپنا لباس ترک کر کے مسلمانوں کا لباس نہ اپنالیں اور دوسری طرف مسلمانوں کی ملی انفرادیت کو مجروح ہونے سے بچایا ______ قاضی ابو یوسف نے لکھا ہے کہ اس پابندی کی ایک وجہ غیر قوم سے تشبہ بھی تھا (26)

قومی تعمیر و تشکیل میں لباس ایک بڑی حقیقت ہے، اس کو دور جدید میں خوب سمجھا جا رہا ہے ______ لیکن اس حزم و احتیاط کے باوجود اسلامی تہذیب و ثقافت نے پورے جزیرۂ عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آثار کفر ایسے مٹے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا ______ فرانس کے مشہور مورخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے مقامی تہذیب و ثقافت کی اس حیرت انگیز تبدیلی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

> ''ملک مصر میں مسلمانوں نے وہ اثر دکھایا کہ کبھی یونانیوں اور رومیوں کو بھی نصیب نہ ہوا تھا، مسلمانوں نے ان کی زبان، مذہب، تمدن و تہذیب جو ایک ہزار سال سے چلا آ رہا تھا، سب کچھ اس طرح بدل کر رکھ دیا کہ وہاں کے لوگ اپنی تاریخ کو بھول گئے اور جدید علمی تحقیقات نے صدیوں بعد اس تہذیب کو گرد زمانہ کے اندر سے نکالا ہے۔ (27)

یہ انقلاب اس وقت آیا جب مقامی تہذیب و تمدن کی پوری پوری حفاظت کی گئی ______ یقیناً اس حفاظت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو اس سے الگ رکھا گیا، لیکن اس کو کیا کیجئے کہ غیر مسلموں نے خود اپنی تہذیب و تمدن کی حفاظت نہ کی اور مسلمانوں نے خود کو اس طرح محفوظ رکھا کہ رفتہ رفتہ انہیں کی تہذیب سارے جزیرۂ عرب میں پھیل گئی اور وہ سیاسی حیثیت کے ساتھ ساتھ تمدنی حیثیت سے بھی غالب آ گئے ______ اگر فاروق اعظم اس دور اندیشی سے کام نہ لیتے تو شاید وہی کچھ ہوتا جو آج ہو رہا ہے، یا جو پچھلی صدیوں میں ہندوستان میں ہوا ______ یہی مورخ ہندوستان میں مسلمانوں کے اثر و نفوذ کے بارے میں لکھتا ہے:۔

''البتہ ہندوستان میں مسلمانوں نے ایسا گہرا اثر نہیں ڈالا جیسا کہ مصر میں ______ یہاں مفتوحین کا اثر فاتحین پر بہت زیادہ پڑا، جس کی مثال اسلامی دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ (28)

دوسرا الزام
شراب بیچنے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کی

یہ پابندی صرف مسلمانوں کے علاقوں میں تھی' وہ مسلمان جو محکوم نہ تھے حاکم تھے' ہندوستان میں تو اس قسم کی پابندیاں برطانوی دور میں بھی محکوم مسلمانوں کی خاطر لگائی گئیں تھیں ____ اگر فاروق اعظم نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے یہ پابندی لگائی تو کونسا ظلم کیا جب کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے اپنے محلوں میں شراب پینے اور خنزیر کھانے کی عام اجازت تھی ____ کیا کوئی ہوش مند محکوم اپنے حاکم سے یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ چیزیں جو حاکم کے مذہب میں حرام ہیں' ان کے کھانے پینے کی کھلی چھٹی دے دے خصوصاً جب کہ وہ ملک کی نظریاتی اساس سے متصادم بھی ہوں؟

تیسرا الزام
ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی اجازت نہیں دی

یہ پابندی صرف نماز کے اوقات میں تھی اور مسلمانوں کے علاقوں میں تھی ____ برطانوی دور حکومت میں نماز کے اوقات میں بلکہ ویسے بھی مساجد کے آگے ناقوس بجانے کی بالکل ممانعت تھی ____ پھر فاروق اعظم نے کونسا ظلم کیا؟ جب کہ ان کو اپنے علاقوں میں ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی ہر وقت اجازت تھی' کوئی پابندی نہ تھی۔(29) ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے ان پابندیوں کا عادلانہ اور منصفانہ جائزہ لیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے:

> The were allowed free and undisturbed exercise of their religion with some restrictions imposed for the sake of preventing any friction between the adhrents of the rival religious, or arousing any fanticism by the ostentatious, exibition of religious symbols that were so offensive to muslims feelings (30)

ترجمہ: زمیوں کو چند پابندیوں کے ساتھ آزادانہ اور بلا روک ٹوک مذہبی مراسم ادا کرنے کی اجازت تھی' اور یہ پابندی اس لئے لگائی تھی کہ کہیں دو حریف مذہبوں کے ماننے والے آپس میں نہ لڑیں یا مذہبی نشانات کی نمود و نمائش سے جو مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچائے' تعصب و تشدد کی فضا نہ پیدا ہو جائے۔

چوتھا الزام
بچوں کو بپتسما (اصطباغ) دینے پر پابندی لگادی

لیکن یہ پابندی صرف ان بچوں کے لئے تھی جن کے والدین مسلمان ہو چکے تھے' سن بلوغ تک ان کو اصطباغ دینے کی ممانعت تھی غالباً اس لئے کہ یہ اپنی دین وملت کے بارے میں خود فیصلہ کرسکیں اس کے علاوہ اس پابندی سے بہت سی قانونی حکمتیں بھی وابستہ تھیں ____ اگر عیسائی والدین کے بچوں پر یہ پابندی عائد ہوتی تو یقیناً ظلم ہوتا لیکن یہاں تو نومسلم والدین کی اولاد کا ذکر ہے ____ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کو مسلمان ہی گردانا جاتا لیکن عدل وانصاف کی حد ہے کہ ان بچوں کو بھی مہلت دی جارہی ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ افسوس کے مورخین نے اس رواداری کو کس طرح غلط رنگ میں پیش کیا ہے!

پانچواں الزام

نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی ممانعت تھی

یہ ممانعت صرف ان شہروں میں تھی جو مسلمانوں نے آباد کئے تھے' جو شہر عیسائیوں نے آباد کئے تھے وہاں نئے معابد تعمیر کرنے' پرانے معابد کی مرمت وغیرہ کرنے کی اجازت تھی' چنانچہ ابو یوسف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

''حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ذمیوں کو ان شہروں میں معابد بنانے کی اجازت دی جو انہوں نے آباد کئے تھے' لیکن جو مسلمانوں نے آباد کئے ان میں آزادنہ معابد بنانے کی اجازت نہ تھی۔''

(31)

کونسا عقلمند انسان ایسی پابندی کو نامعقول کہہ سکتا ہے' خصوصاً اس زمانے کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب کہ محکوم قومیں مجبور ومظلوم اور مقہور ہوا کرتی تھیں! ______ یہی نہیں کہ عیسائیوں کو اپنے شہروں میں معابد بنانے کی اجازت تھی بلکہ ان معابد میں اسلام اور پیغمبر اسلام کو سب کچھ کہہ لینے کی اجازت تھی۔

اس رواداری کا اندازہ اس ایک واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے:

ایک ذمی عیسائی نے سربازار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی' مسلمان سے رہا نہ گیا اور اس نے ایک تھپڑ رسید کیا ______ یہ معاملہ گورنر حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا ______ ذرا غور تو کریں کس کمال کی رواداری و آزادی تھی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات بھی کہتا ہے اور تھپڑ کھانے کے بعد عدالت میں فریادی بھی بنتا ہے' کیسی دیدہ دلیری ہے! لیکن نہیں نہیں خلافت فاروقی میں زبان و دل پر قفل نہیں ڈالے گئے تھے ______ وہ مسلمان جس نے تھپڑ مارا تھا پیش ہوا' اس نے اپنی صفائی میں جو کچھ کہا ہر عادل و منصف اس کی صداقت پر گواہی دے گا اور اس بے مثال جذبہ رواداری پر داد دیے بغیر نہ رہ سکے گا ______ اس نے کہا:

''یہ عیسائی اپنے گرجاؤں میں جو چاہیں کہیں لیکن شارع عام پر ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے پھریں'' (32)

بات سچی تھی مسلمان بری ہو گیا اور اس گستاخی پر گورنر نے عیسائی سے کوئی باز پرس نہ کی ______

مندرجہ بالا الزامات کے بارے میں ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ لکھتا ہے:۔

But di Groge and Caetani (34) have proved without doubt that they were the inventions of a later age.(35)

چھٹا الزام

جزیہ نافذ کیا گیا

کیا جدید اور قدیم حکومتوں میں کوئی ایسی حکومت ہے جس نے اپنی رعایا سے ٹیکس نہ لیا ہو؟ اور بغیر ٹیکس لیے اس کے سارے کام بنا دیے ہوں؟ نہیں نہیں' ہرگز نہیں تو پھر جزیہ لینا کونسا گناہ ہو گیا؟ کیا جزیہ کے نام سے چڑ ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کا بھی تدارک کر کے دکھا دیا گیا ______ کاش عقل سے عاری اور دل سے خالی دیوانے اس ٹیکس کی حقیقت و افادیت پر غور کرتے اور یہ سوچتے کہ اتنی حقیر رقم کے بدلے کیسے کیسی فوائد و منافع مل رہے ہیں!

(۱) جان کی حفاظت

(۲) مال کی حفاظت

(۳) ناموس کی حفاظت

(۴) مذہب کی حفاظت

(۵) جہاد سے استثناء (کوئی غم نہیں' ہمیشہ سکون وچین کی زندگی بسر کیجئے)

(۶) اپنے دشمنوں کی مدافعت اور مقابلے سے بے فکری (کہ یہ کام خود مسلمانوں کا ہے کہ وہ ذمیوں کے دشمنوں سے لڑیں' ذمیوں کا نہیں)۔

یہ دل بہلانے والی باتیں نہیں جیسی دور جدید کی سیاست میں ہوا کرتی ہیں' یہ جھوٹی ضمانت نہیں سچی ضمانت ہے' خدا اور اس کے رسول کی ضمانت' اس سے بڑھ کر اور کیا ضمانت ہوگی! ______ آج ایک ٹیکس نہیں' بیسیوں ٹیکس لیے جاتے ہیں ______ لیکن پھر بھی جان کا خوف' مال کا خوف' ناموس کا خوف سر پر منڈلا رہا ہے ______ کوئی جان نہ لے لے' کوئی مال نہ لوٹ لے' کوئی ناموس کو خاک میں نہ ملا دے! ______ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلافت اسلامی اور دوسری حکومتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ______ وہاں کم لیا جاتا ہے' بہت دیا جاتا ہے اور یہاں بہت لیا جاتا ہے اور کم دیا جاتا ہے ______ اس کے لینے میں معقولیت ہے' ان کے لینے میں معقولیت نہیں ______ (36) ڈاکٹر حسین نے جزیہ کی معقولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

چوں کہ جزیہ خالصتاً غیر مسلموں کی فوجی حفاظت کے سلسلے میں لیا جاتا ہے۔(37) اس لیے جہاں وہ
حفاظت نہ کرسکے جزیہ واپس کردیا گیا' جنگ یرموک سے قبل عساکر اسلامیہ حمص اور دمشق سے واپس
ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی تمام رقم واپس دینے کا حکم دیا۔(38)

فاروق اعظم کے فراخدلانہ حکم کا یہ اثر ہوا کہ جب عساکر اسلامیہ حمص چھوڑ کر یرموک کی طرف روانہ ہوئیں تو وہاں کے غیر مسلم باشندوں نے عہد کیا اور گواہی دی:

جب تک ہم زندہ ہیں رومی یہاں نہ آنے پائیں گے۔ خدا کی قسم رومیوں کی بہ نسبت کہیں بڑھ کر تم ہم کو محبوب ہو۔(39)

ڈاکٹر حسینی جزیہ کی معقولیت پر بحث کرتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں:

''اگر کسی ذمی نے کسی فوجی مہم میں حصہ لیا تو اس کا سال بھر کا جزیہ معاف کردیا گیا اور اگر کسی نے کچھ عرصے کے لیے فوج میں خدمات انجام دیں تو اس عرصے کے لیے جزیہ معاف کردیا گیا۔''(40)

اگر غیر مسلموں کی طرف سے یہ سوال کیا جائے کہ فاروق اعظم نے تمام غیر مسلم رعایا کو جنگی خدمات کا مکلف بنا کر کیوں نہ جزیہ سے سبکدوش فرمایا؟ میں عرض کروں گا کہ ایسی جنگ کے لیے غیر مسلموں کو مجبور کرنا جو خالص دینی و مذہبی تھی اور جس میں ان کے ہم مذہب' مسلمانوں کے خلاف صف آرا تھے' کہاں کی دانائی تھی؟ اگر ایسا کیا جاتا تو یقیناً ظلم ہوتا لیکن یہ ہرگز ظلم نہیں کہ فوجی خدمات سے سبکدوش کرکے صرف فوجی اخراجات میں ان کو شریک کیا جائے' یہ تو عین کرم ہے ______ ڈاکٹر حسینی نے بڑی دل لگتی بات لکھی ہے' وہ لکھتے ہیں:

''جزیہ کی طرح ٹیکس' اسلام سے قبل بھی رائج تھے لیکن اسلام سے قبل جزیہ لینے میں اور اسلام میں جزیہ لینے میں زمین و آسمان کا فرق ہے ______ اسلام پوری ذمہ داری کے ساتھ جزیہ لیتا ہے اور انہوں نے کوئی ذمہ داری محسوس نہ کی۔'' (41)

دور کیوں جایئے ______ دور جدید کی حکومتوں کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ جس مد میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے' پوری دیانت کے ساتھ اس مد میں خرچ نہیں کیا جاتا بلکہ بعض اوقات صرف لیا جاتا ہے' پھر ادھر ادھر خرچ کردیا جاتا ہے۔

یہ جزیہ جس کا مخالفین نے بہت چرچا کیا ہے کوئی لمبی چوڑی رقم نہ تھی بلکہ بہت ہی معمولی' چنانچہ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے لکھا ہے:

But this jizyah was too moderate to constitute aburden, seeing that in rleased them from the compulsory military service that was incumbent on their Muslim fellow-sub jects.(42)

ترجمہ: لیکن یہ جزیہ تو بہت ہی واجبی سا تھا' ایسا نہ تھا کہ اس کو بارگراں تصور کیا جاتا خصوصاً جب کہ یہ دیکھا جائے کہ جزیہ کے بدلے لازمی فوجی خدمت سے ذمیوں کو چھٹکارا مل گیا تھا حالانکہ یہ فوجی خدمت ان کی ساتھی مسلم رعایا پر فرض تھی۔

حقیقت ایک ہے، جس کا دل صاف تھا اس نے اس طرف بیان کیا اور جس کے دل میں کھوٹ تھا اس نے اس طرح بیان کیا دیکھیے ______ فلپ۔ کے۔ حتی اسی حقیقت کو کس انداز سے بیان کرتا ہے:

As Dhimis, the subject peoples, would enjoy the protection of the Muslims and have no militry duty to perform, since they were barred by religious from service in the Muslim army, but they would have a heavy tribute to pay. (43)

یہ جزیہ جس کو حتی (Hitti) بارگراں سے تعبیر کرتا ہے ذرا اس کی تفصیل تو ملاحظہ ہو ______ آرنلڈ نے جزیہ کے تین درجات کا ذکر کیا ہے جو امراء، متوسطین اور عام ذمیوں کے لیے مخصوص تھے:

1, Five dinar for the rich.

(امراء کے لیے ۵ دینار)

2. Four for the middle classes

(متوسطین کے لیے ۴ دینار)

3. And three for the poor (44)

(غرباء کے لیے ۳ دینار)

پھر یہ معمولی رقم بھی جبراً و قہراً نہ لی جاتی تھی بلکہ ممکنہ حد تک رعایت کی جاتی تھی، آج کل ٹیکس کے معاملے میں یہ مراعات نہیں دی جاتی ______ فاروق اعظم نے عاملین کو ہدایت کر دی تھی:

"لا یکلفوا فوق طاقتھم" (45)

(ان کی سکت و طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالو)

سفر شام کے دوران فاروق اعظم نے دیکھا کہ ایک عامل جزیہ وصول کرنے کے لیے ذمیوں کو سزا دے رہا ہے۔ آپ نے اس حرکت سے اس کو باز رکھا اور فرمایا:۔

"لا تعذب الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبھم اللہ یوم القیامۃ" (46)

ترجمہ: انہیں تکلیف نہ دو، اگر تم ان کو عذاب دو گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔

ذرا بتایئے تو سہی یہ خدا ترسی آج کس جہاں میں ہے؟

ایک مرتبہ ایک ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا، فرمایا: "کیوں مانگتا ہے؟" عرض کیا گیا "جزیہ دینے کے لیے؟" ______ آپ نے فوراً جزیہ معاف فرما دیا اور بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا اور افسر خزانہ کو کیا دل لگتی بات تحریر فرمائی:۔

"خدا کی قسم یہ ہرگز انصاف نہیں کہ ہم اس کی جوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں اس کو رسوا کریں!" (47)

جب ان کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کو امان دیں تو کیا ان کے غلام انسانوں کو بھی امان نہ دیں گے ______ بوڑھے ذمیوں کے لیے تو رعایت ہے ہی مگر وہ ذمی جس پر جزیہ واجب الادا ہو اور مر جائے تو اس کے ترکے سے جزیہ نہ لیا جاتا تھا اور نہ اس کے ورثاء (48) سے حالانکہ اگر کسی مسلمان پر زکوۃ فرض ہو چکی ہے تو مرنے کے بعد اس کے ترکے سے ضرور ادا کی جائے گی ______ اتنی سہولتوں اور رعایتوں کے باوجود بھی جزیہ کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو یہ تعبیر بجائے خود ایک بڑا ظلم ہے۔ مودودی نے دل لگتی بات کہی ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

اگر بقول مغربی مورخین جزیہ اسلام قبول نہ کرنے کا جرمانہ ہے تو پھر زکوۃ کے متعلق کیا کہا جائے گا وہ اسلام قبول کرنے کا جرمانہ ہے؟ جب کہ یہ جزیہ صرف قابل جنت مردوں سے لیا جاتا ہے اور زکوۃ صاحب استطاعت مرد و زن سب پر ہے۔(49)

اگر بعض مغربی مورخوں نے جزیہ کو جرمانہ سمجھا یا اس زمانے کے بعض قبائل نے ایسا سمجھا تو یہ ان کی سمجھ کا پھیر ہے' چنانچہ بنو تغلب نے جب جزیہ کے بجائے عشر دینے پر آمادگی ظاہر کی (یعنی جزیہ سے دوگنی رقم جو مسلمانوں سے لی جاتی تھی) تو فاروق اعظم نے اجازت دے دی _____ انکار کیوں کیا جاتا کہ اس میں لینے والے کا نقصان نہ تھا' دینے والے کا نقصان تھا اور وہ خوشی خوشی اس نقصان کو برداشت کر رہا تھا' جب کہ اس کی رعایت بھی دے دی گئی تھی لیکن اس نے اپنی کم سمجھی کی وجہ سے اس رعایت کو ذلت و رسوائی سمجھا _____ ٹی۔ پی۔ ہیوز (T.P.Hughes) نے بنو تغلب کے اس واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے:

The tribe deeming in its pride the payment of tribute (jizyah) an indiginity 'sent a deputation to the khaliph declaring their willingness to pay the tax if anly it were levied under the same as that taken from the Muslims, Umar evinced his liberality by allowing the concession, and so the singluar privilege of being assessed as christians of a double tithe (ushr) istead of paying of jizyah (50)

ترجمہ: اس قبیلے (بنو تغلب) نے خود پسندی کی وجہ سے جزیہ ادا کرنا کسر شان سمجھا اور خلیفہ کے پاس ایک وفد بھیجا' اس وفد نے خلیفہ کو جا کر یہ بتایا کہ بنو تغلب ٹیکس دینے پر رضامند ہیں بشرطیکہ یہ اسی نام سے لگایا جائے جس نام سے مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے' حضرت عمر نے اپنی وسعت نظری کا ثبوت دیتے ہوئے ان کو یہ رعایت دی' چنانچہ بنو تغلب نے یہ واحد اور غیر معمولی رعایت حاصل کی اور عیسائی ہوتے ہوئے جزیہ کے بجائے ان سے دوگنا عشر لیا گیا (جو مسلمانوں سے لیا جاتا تھا)۔

ان ولداریوں اور رعایتوں کے باوجود اب بھی اگر کوئی جزیہ پر اعتراض کرتا ہے تو پھر ہم اس سے پوچھیں گے۔

Is there a govenment any where to-day in this twentieth century that livies no taxes on its subjects for the maintenance of peace and order? (51)

ترجمہ: کیا اس بیسویں صدی میں کہیں ایسی حکومت ہے جو ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اپنی رعایا پر کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگاتی؟

ساتویں الزام کا جواب پیچھے کہیں دیا جا چکا ہے جہاں خیبر کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کے بغاوت اور سرحد شام پر عربسوس کے شہریوں کی رومیوں سے ساز باز اور بغاوت کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فراخدلانہ سلوک کا ذکر کیا ہے۔

آٹھواں الزام

یعنی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غلامی کو رواج دیا

یہ الزام سراسر غلط ہے کہ فاروق اعظم نے غلامی کو رواج دیا' کوئی نسل اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں غلامی نہ رہی ہو ــــــ ارسطو اور افلاطون نے یہ آں ہمہ علم وحکمت غلامی کو جائز رکھا ــــــ یہودیوں' ایرانیوں' یونانیوں سب ہی نے اس کو جائز سمجھا ــــــ دھرم شاستر میں غلام کو ''دوپائی مویشی'' سے تعبیر کیا گیا ہے ــــــ ماضی بعید کی بات کیوں کیجئے' ماضی قریب میں جب امریکہ دریافت ہوا تو صرف بیس سال (۱۶۸۰ء تا ۱۷۰۰ء) میں تین لاکھ ۱۰ ہزار غلام بھیجے گئے ــــــ (52) ان غلاموں کو بھیڑ بکریوں کی طرح جہازوں میں لادا جاتا تھا اور انسانیت سوز سلوک کیا جاتا تھا ــــــ لیکن فاروق اعظم نے صدیوں پہلے جو ان غلاموں کے ساتھ کیا آج انہیں کے حسن سلوک کے نتیجے میں ان کی گردنیں آزاد ہوئیں ہیں ــــــ اٹھارہویں صدی کے آخر اور پھر انیسویں صدی کے شروع میں غلاموں کی تجارت پر قانونا پابندی لگادی گئی ــــــ لیکن پھر بھی چوری چھپے یہ کاروبار اب تک جاری ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمزوروں کو غلام بنانا طاقت ور انسانوں کی فطرت میں داخل ہے' فاروق اعظم نے فطرت انسانی کی اس کمزوری کو دیکھتے ہوئے جو کچھ کیا' بہت کچھ ہے اور اس وقت اس سے زیادہ ممکن نہ تھا۔

آپ نے اس سلسلے میں وہ اصلاحات کیں کہ غلامی' غلامی نہ رہی بلکہ فرزندی ہوگئی ــــــ ذرا ان اصلاحات کو ملاحظہ فرمائیں جن کا ذکر طبری' فتوح البلدان' کنز العمال وغیرہ میں کیا گیا ہے:۔

(۱) غلامی کو ختم کرنے کے لیے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ اہل عرب کو غلام بنانا قانونا ممنوع قرار دے دیا۔

(۲) مفتوحہ ممالک میں جو قیدی غلام بنالیے گئے تھے ان میں پیشہ وروں اور کاشت کاروں کو آزاد کر دیا گیا اور آئندہ ایسے لوگوں کو غلام بنانا ممنوع قرار دے دیا۔

(۳) جس لونڈی کے ہاں اولاد ہو جائے اس کی فروخت ممنوع قرار دے دی گئی ــــــ گویا اب اس کی حیثیت ایک رفیقہ حیات کی سی ہوگئی۔

(۴) غلام کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے آقا سے معاہدہ کر کے مخصوص رقم کے عوض آزادی حاصل کر لے۔ (پہلے یہ آزادی نہ تھی)۔

(۵) ایک خاندان کے غلام افراد کو مختلف مقامات پر رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا' ایک ہی جگہ رکھنا لازم کر دیا گیا ــــــ اس سے پہلے باپ کسی کے پاس ہوتا تو بیٹا کسی کے پاس ــــــ بیٹی کہیں ہوتی تو ماں کہیں ــــــ فاروق اعظم نے مفارقت کی اس چبھن کو محسوس کیا اور وہ رعایت دی جو آج سرکاری ملازموں کو بھی حاصل نہیں ــــــ چنانچہ عہد فاروقی میں جب سرکاری ملازم باپ بیٹے کو دو مختلف مقامات پر متعین کیا گیا تو باپ (مسمط بن اسود) نے کہا کہ جب لونڈی غلام کو یہ حق حاصل ہے تو ہم کو کیوں نہیں؟ (53)

(۶) پہلے جنگی قیدیوں میں شہزادوں اور شہزادیوں کی مٹی پلید ہوتی تھی ــــــ (بلکہ صدیاں گزر جانے کے بعد ۱۹۵۷ء میں برصغیر میں انگریز حاکموں نے مسلمان شہزادوں اور شہزادیوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کتنا اذیت ناک اور دردناک ہے!)۔
فاروق اعظم نے قیدی شہزادوں اور شہزادیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا چنانچہ شاہ مصر مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کو ایک سردار قیس بن ابی العاص کے ساتھ واپس مقوقس کے پاس بھیج دیا۔

(۷) مجاہدین کی تنخواہوں کے ساتھ ساتھ ان کے غلاموں کی بھی اتنی ہی تنخواہیں مقرر کی گئیں ــــــ کیا آج دنیا کے کسی ملک میں فوجیوں اور فوجی افسروں اور ان کے ملازموں کی ایک ہی تنخواہ ہے؟

(۸) حاکموں اور افسروں پر لازم تھا کہ غلاموں کی عیادت کریں' نہ کرتے تو ملازمت سے برطرف کر دیئے جاتے ــــــ کیا کسی حکومت نے اپنے افسروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ اپنے غلاموں کی نہیں' ملازموں کی عیادت کیا کریں ــــــ اور کیا ایسا نہ کرنے پر کبھی کسی کو ملازمت سے برطرف کیا گیا ہے؟ ــــــ اللہ اللہ دور فاروقی میں غلاموں کی وہ شان تھی جو ہمارے سرکاری وغیر سرکاری ملازموں کی بھی نہیں۔

(۹) فاروق اعظم غلاموں کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے اور دوسروں کو ترغیب دیتے تھے کہ غلاموں سے نفرت نہ کریں بلکہ اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں ____ آپ فرماتے ہیں:

''خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جن کو غلاموں کے ساتھ کھانے سے عار ہے۔''(54)

آج اپنے ملازم کے ساتھ ایک معمولی افسر نہیں کھا سکتا ____ صدر، وزراعظم اور وزراء کی بات تو بہت اونچی ہے ____ ذرا بتایئے تو سہی جس شخص کے ساتھ امیر المومنین کھا رہا ہے ____ وہ معاشرے کا ذلیل ترین فرد ہے یا معزز ترین؟

یہ سارے حقائق و واقعات بتا رہے ہیں کہ فاروق اعظم نے غلامی کی حقیقت کو یکسر بدل کر رکھ دیا' وہ غلامی نہ رہی آقائی ہوگئی ____ اس کو یہ بھی حق دے دیا گیا کہ وہ اگر کسی دشمن سے معاہدہ کرے تو وہ معاہدہ خلافت اسلامیہ کی طرف سے سمجھا جائے گا ____ آج بڑے سے بڑے ذمہ دار افسر کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی غیر ملک اور غیر قوم سے معاہدہ کرے (بلکہ بعض اوقات اس کے اپنے اختیارات بھی سلب کر کے بے اختیار بنا دیا جاتا ہے) ____ ان عظیم رعایتوں سے اسلامی معاشرے میں غلامی کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے ____ غلام کا نام رہ گیا' غلامی نہ رہی ____ عملاً غلامی کو مٹا دیا گیا' اسی لئے غلاموں اور لونڈیوں کی اولاد میں بڑے بڑے ائمہ حدیث اور صاحب کمال پیدا ہوئے۔(55)

ہاں ایک بات رہ گئی اور وہ یہ کہ پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ ان رعایتوں کے باوجود پھر غلام سے کام کیوں لیا جاتا تھا' گھر بیٹھے کیوں نہ کھلایا جاتا تھا تو ہم دور جدید کے ترقی یافتہ ممالک کے آقاؤں سے نہیں' والدین سے پوچھتے ہیں کہ تم اپنی بالغ اولاد کو گھر بیٹھے کیوں نہیں کھلاتے' ان کو کام کرنے پر کیوں مجبور کرتے ہو اور گھر کے اخراجات میں کو ذمہ دار کیوں بناتے ہوں؟(29) یہ کیا ظلم کرتے ہو؟ ____ غلام سے تو اس کی صلاحیت کے مطابق کام لیا جاتا تھا اور کھلایا وہ جاتا تھا جو آقا کے گھر میں پکتا تھا' پہنایا وہ جاتا تھا جو آقا کے گھر میں پہنا جاتا تھا ____ لیکن تم اپنی اولاد کے ساتھ بھی یہ نہیں کرتے' جتنا وہ دیتا ہے اس سے زیادہ تم اس پر خرچ نہیں کرتے اور اگر منہ مانگے پیسے نہ دے تو تم اس کو نکال دیتے ہو ____ تم ایسے بے رحم باپ ہو کہ تمہارے بچے تم سے گریزاں ہیں او وہ ایسے رحیم و کریم آقا تھے کہ آزاد ہونے پر بھی غلام ان کے پیچھے پیچھے لگے رہتے تھے۔

لیکن انسان محسن کش واقع ہوا ہے' وہ اپنے رب کائنات کا ناشکر گزار بندہ ہے ____ **ان الانسان لربه لکنود** ____ جس محسن انسانیت نے غلاموں کو آقا بنا دیا اس محسن کو ایک غلام نے جام شہادت پلا دیا ____ **انا لله و انا اليه راجعون!**

اس حکایت خونچکاں کو کیا بیان کیا جائے کہ سننے کے لیے پتھر کا جگر چاہئے۔ فارس کے غلام بظاہر اطاعت گزار تھے لیکن عرب مسلمانوں کے خلاف ان کے دل میں حسد کی آگ بھڑک رہی تھی کہ انہوں نے ان کی شاہی کو خاک میں ملا دیا تھا اور ان کے تخت کو روندا تھا ____ ان لوگوں نے فاروق اعظم سے انتقام لینے کی ٹھانی ____ فارس کے انھیں غلاموں میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز بھی تھا' فاروق اعظم کے پاس اپنے آقا کی شکایت لے کر آیا' شکایت نامعقول تھی رد کر دی گئی' چلا گیا لیکن دل میں غبار لے کر گیا ____ دوسرے دن علی الصبح خنجر لے کر مسجد میں آیا اور چھپ کر بیٹھ گیا' جوں ہی فاروق اعظم نماز فجر کی امامت کے لئے آگے بڑھے' کمین گاہ سے نکل کر اس سفاک نے دو دھاری خنجر سے پے در پے چھ وار کئے' فاروق اعظم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا اور خود زخموں کی تاب نہ لا کر گر پڑے ____ درد و کرب کا عالم ہے' عزیز و اقارب یاد نہیں آ رہے' غیر مسلم رعایا کی یاد ہے' وصیت فرما رہے ہیں تو انہیں کے حقوق کے بارے میں ____ ذرا یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمایئے:

واوصیه بذمة الله وذمة رسوله ان یوفی لهم بعهد هم وان یقاتل من اوا ریهم وان

لایکلفوا فوق طاقتهم (56)

ترجمہ: (ہونے والے خلیفہ کو) وصیت کی جاتی ہے کہ جن کو خدا اور رسول ﷺ کا ذمہ دیا گیا ہے (یعنی ذمی) اور اس سے جو عہد کیا گیا ہے وہ پورا کیا جائے' ان کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

ذرا قلب فاروق کی وسعت تو دیکھئے کہ غیر مسلم شہید کر رہا ہے۔ عین ممکن تھا کہ بلکہ فطرت انسانی کا تقاضا تھا کہ جو کچھ کہا جاتا غلاموں کے خلاف کہا جاتا' لیکن نہیں جو کچھ کہا گیا ان کے حق میں کہا گیا ____ اللہ اللہ ان حضرات کے جذبات پر شریعت کی کیسی عمل داری تھی!

جہاں کردیا نرم' نرما گئے وہ
جہاں کردیا گرم' گرما گئے وہ

ہاں ہاں یہ خلافت فاروقی ہے' ہنسی کھیل نہیں ____ یہ شاہی نہیں جو جذبات کے سہارے چلتی ہے' یہ خلافت ہے جو محبت و عشق کے سہارے چلتی ہے۔

زخم کاری تھا' جاں بر نہ ہو سکے' دس برس چھ مہینے مسند خلافت کو رونق بخشی اور ۶۳ سال کی عمر شریف میں ذی الحجہ ۲۳ھ (۶۴۴) میں جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کر دی ____ **انا لله وانا اليه راجعون**

بہر بہار گل از زیر گل بر آرد سر
گلے برفت کہ نابد بصد بہار دگر

☆☆☆

حواشی

(1)______ w-Montgomery watt : Islam And the Integration of Socie ty, Canada, 1966,p158

(2)_____ شبلی نعمانی: الفاروق (بحوالہ عقد الفرید لابن عبدالبر باب المکیدۃ الحرب) ص ۲۲۴

(3)_____ شبلی نعمانی نے الفاروق (ص ۲۲۲-۲۲۳) میں تاریخی ابوجعفر جریر طبری کے حوالے سے اس معاہدے کا جو متن نقل کیا ہے یہ دفعات وہاں سے لی گئی ہیں۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ (T.W.Arnold) نے اپنی کتاب The Preaching of Islam کے صفحہ ۵۶ اور ۵۵ پر اس معاہدے کا ترجمہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس معاہدے کے الفاظ میں مورخین نے اختلاف کیا ہے' اس اختلاف رائے کی تفصیلات کے لیے اس نے لکھا ہے:

For a discussion of this document see Caetani vol-III,Thomas Wal ker,p.925

(4)____ Arnold Thomas : The Preaching of Islam Lahore, 1965,p.56

(5)____ Muhammad Ali: Early Caliphate.Lahore,1951, p.137

(6)____ شبلی: الفاروق' ص ۴۲۹ (بحوالہ طبری ۲۶۵۸-۲۶۶۲)

(7)____ T.p.Hughes : A Dictionary of Islam,P.653

(8)____ شبلی نعمانی : الفاروق ۵۷-۲۵۶ (بحوالہ طبری ۲۴۸۲-۲۵۸۳)

(9)____ P.K.Hitti : History of The Arabs, New york,1963, p.170

(10)____ امیر علی : تاریخ اسلام (ترجمہ اردو (A Short History of Saracens) مطبوعہ لاہور' ص ۵۸

(11)_____T.W.Arnold : The Prcaching Of Islam.p.56

(12)_____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱ (ب) عنایہ شرح ہدایہ' ج۔۸' ص ۲۵۶

(13)_____ Jamil Ahmad : Hundred Great Muslims, Lahore, 1971, p.4 4

(ب) برھان شرح مواہب الرحمٰن' ج ۳' ص ۲۸۶

(14)_____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱

(15)_____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۱

(16)_____ ایضاً ' ص ۴۲۶ (بحوالہ مقریزی' ج ۱' ص ۴۷)

(a)____ Muhammad Ali : Early Caliphate, p.181

(b)____ Jamil Ahmed : Hundred Great Muslims,p.45

(17)_____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۲۷ (بحوالہ کتاب الخراج' ص ۸۲)

(18)_____ ایضاً ص ۴۲۰

(19)_____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam,p.56

(20)_____ Amir Ali : A Short History of Saracens. pp.54-5

(21)_____ Dr.S.A.Q.HUSAINI : Arabs Administeration Lahore.1966

(22)_____ مودودی: اسلامی ریاست' مطبوعہ لاہور' ۱۹۶۹ء' ص ۵۸۶ (بحوالہ درالمختار' ج ۱' ص ۱۱۲)

(23)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۱۹

(24)_____ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.181

نوٹ: فلپ۔ کے۔ حتی نے یہ الزام لگایا ہے کہ فاروق اعظمؓ نے ان یہودیوں اور عیسائیوں کو پچھلے معاہدات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلا وطن کر دیا اور یہ لوگ شام اور عراق میں جا کر بس گئے۔ (History Of The Arabs, New York,1963,p.169) حتی نے نہ ان لوگوں کی سازشی اور باغیانہ ذہنیت کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کو دی گئی مراعات کا اور اس طرح اپنے قاریوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (مسعود)

(25)____ شبلی نعمانی : الفاروق' ص ۴۳۳ (بحوالہ فتوح البلدان' ص ۱۵۷)

(26)____ قاضی ابو یوسف نے لکھا ہے کہ اس پابندی کی ایک وجہ غیر قوم سے تشبہ بھی تھا (کتاب الخراج' ص ۳۹۱)

(27)____ گستاؤلی بان: تمدن ہند (ترجمہ اردو از سید علی بلگرامی)' مطبوعہ کراچی ۱۹۶۲ء' ص ۳۰۷

(28)____ ایضاً ' ص ۳۰۸

(29)____ مودودی: اسلامی ریاست، ص۸۸ بحوالہ بدائع، ج۸، ص۱۱۳

(30)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam.p.56

نوٹ: آرنلڈ نے لکھا ہے کہ : Gotheil نے اپنی کتاب Dhimis and Muslim in Egypt میں سلطنت اسلامیہ میں ذمیوں کے حالات کے سلسلے میں دستاویزی شہادتوں کا قابل قدر ذخیرہ پیش کیا ہے۔

(31)____ قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم: کتاب الخراج، (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء ص ۴۲۲ (خلاصہ)

(32)____ Memorise pur la caquet de la syeie,p.143

(33)____ Mohammmad Ali : Early Cali phate,p.182

(34)____ Annali del Islam, vol III,p.957

(35)____ T.W.Arnold : The Peraching Of Islam.p.57

(36)____ نہ معلوم عقلیت پرستی کے اس دور میں اس حقیقت پر اس طرح کیوں غور نہیں کیا جاتا۔ زکوٰۃ ہی کو لیجئے، مال پر سال گزرنے کے بعد فرض ہوتی ہے۔ سارے سال کیا کمایا اور کیا خرچ کیا، اس سے بحث نہیں۔ جتنا کمایا اتنا ہی خرچ کر دیا تو ایک کوڑی زکوٰۃ نہیں کہ ایسی حالت میں زکوٰۃ لینا معقولیت نہیں۔ لیکن دور جدید کا ٹیکس آمدنی کو دیکھتا ہے جو کچھ کمایا اگرچہ وہ سب خرچ ہو چکا ہے اور کمانے والا مقروض ہو چکا ہے، لیکن پھر بھی ٹیکس لیا جائے گا۔ اسلام کی نظر میں ایسا شخص مدد کا مستحق ہے۔ (مسعود)

(37)____ ابتداء میں جزیہ نقد و جنس دونوں صورتوں میں لیا جاتا تھا کیونکہ فوجیوں کو دونوں کی ضرورت تھی لیکن جب حکومت کا نظام ذرا مستحکم ہوا تو پھر جنس کے بجائے نقد ہی کی صورت میں لیا جانے لگا۔ (الفاروق۔ ص ۴۳۴)

(38)____ Dr.S.A.Q.Gysaubu Husains :

The Arabs Administeration p.43

بحوالہ بلاذری : فتوح البلدان، ص ۱۳۷ و قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص ۸۱

(39)____ شبلی نعمانی : الفاروق : ص ۴۳۴

(ب)____ Jamil Ahmad : Hundred Great Muslims, p.45

(40)____ Husaini : Arabs Administeration,p.43

(41)____ Ibid.p.44

(42)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.59

(43)____ P.K.Hitti : History Of The Arabs,p.170

(44)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.57

(45)____ قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص ۸۴

(46)____ ایضاً ص ۷۱

(47)____ مودودی: اسلامی ریاست، ص ۵۹۳ (بحوالہ کتاب الخراج، ص ۷۲ و فتح القدیر، ج ۲، ص ۳۷۲)

(48)____ ایضاً ص ۵۹۳

(49)____ ایضاً ص ۵۹۵

(50)____ T.P.Hughes : A Dictionary Of Islam,p.653

(b) S.W.Muir: Annals Of The Early Caliphate,p.218

(51)____ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.182

(52)____ سر سید احمد خاں: تہذیب الاخلاق ج ۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۱۳ھ ص ۶۸۔۵۹

(53)____ شبلی نعمانی :الفاروق، ص ۴۵۰

(54,55)____ شبلی نعمانی :الفاروق، ص ۴۵۰ تا ۴۵۲

(56)____ نوٹ: غلامی سے متعلق مندرجہ بالا تفصیلات الفاروق کے صفحہ ۴۴۴ تا ۴۵۳ سے اخذ کی گئی ہیں۔ (مسعود)

(57)____ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۲۷

نوٹ: حضرت امام بخاری، ابوبکر بیہقی اور جاحظ وغیرہ نے وصیت کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر یہ وصیت نقل کی ہے۔ محمد علی نے بھی اپنی کتاب Early Caliphate کے صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱ پر وصیت نقل کی ہے۔

(ماخوذ ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) فاروق اعظم نمبر، مئی و جون ۱۹۷۴ء)

☆☆☆

(ب) برھان شرح مواہب الرحمٰن، ج ۳، ص ۲۸۶

(14)____ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۳۱

(15)____ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۳۱

(16)____ ایضاً، ص ۴۲۶ (بحوالہ مقریزی، ج ۱، ص ۷۴)

(a)___ Muhammad Ali : Early Caliphate, p.181

(b)___ Jamil Ahmed : Hundred Great Muslims,p.45

(17) ____ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۲۷ (بحوالہ کتاب الخراج، ص ۸۲)

(18)____ ایضاً ص ۴۲۰

(19)____ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam,p.56

(20)____ Amir Ali : A Short History of Saracens. pp.54-5

(21)____ Dr.S.A.Q.HUSAINI : Arabs Administeration Lahore.1966

(22)___ مودودی: اسلامی ریاست، مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۹ء، ص ۵۸۶ (بحوالہ درالمختار، ج ۱، ص ۱۱۲)

(23)___ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۲۱۹

(24)____ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.181

نوٹ: فلب۔ کے۔ حتی نے یہ الزام لگایا ہے کہ فاروق اعظم نے ان یہودیوں اور عیسائیوں کو پچھلے معاہدات کی پروانہ کرتے ہوئے جلاوطن کر دیا اور یہ لوگ شام اور عراق میں جا کر بس گئے۔ (History Of The Arabs, New York,1963,p.169) حتی نے نہ ان لوگوں کی سازشی اور باغیانہ ذہنیت کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کو دی گئی مراعات کا اور اس طرح اپنے قاریوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (مسعود)

(25)___ شبلی نعمانی :الفاروق، ص ۴۳۳ (بحوالہ فتوح البلدان، ص ۱۵۷)

(26)___ قاضی ابو یوسف نے لکھا ہے کہ اس پابندی کی ایک وجہ غیر قوم سے تشبہ بھی تھا (کتاب الخراج، ص ۳۹۱)

(27)___ گستاؤلی بان: تمدن ہند (ترجمہ اردو از سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۲ء، ص ۳۰۷

(28)___ ایضاً، ص ۳۰۸

(29)___ مودودی: اسلامی ریاست، ص ۸۸ بحوالہ بدائع، ج ۸، ص ۱۱۳

(30)___ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam.p.56

نوٹ: آرنلڈ نے لکھا ہے کہ Gotheil نے اپنی کتاب Dhimis and Muslim in Egypt میں سلطنت اسلامیہ میں ذمیوں کے حالات کے سلسلے میں دستاویزی شہادتوں کا قابل قدر ذخیرہ پیش کیا ہے۔

(31)____ قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم: کتاب الخراج، (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۴۲۲ (خلاصہ)

(32)____ Memorise pur la caquet de la syeie,p.143

(33)____ Mohammmad Ali : Early Cali phate,p.182

(34)____ Annali del Islam, vol III,p.957

(35)____ T.W.Arnold : The Peraching Of Islam.p.57

(36)____ نہ معلوم عقلیت پرستی کے اس دور میں اس حقیقت پر اس طرح کیوں غور نہیں کیا جاتا۔ زکوٰۃ ہی کو لیجئے، مال پر سال گزرنے کے بعد فرض ہوتی ہے۔ سارے سال کیا کمایا اور کیا خرچ کیا، اس سے بحث نہیں۔ جتنا کمایا اتنا ہی خرچ کر دیا تو ایک کوڑی زکوٰۃ نہیں کہ ایسی حالت میں زکوٰۃ لینا معقولیت نہیں۔ لیکن دور جدید کا ٹیکس آمدنی کو دیکھتا ہے جو کچھ کمایا اگرچہ وہ سب خرچ ہو چکا ہے اور کمانے والا مقروض ہو چکا ہے، لیکن پھر بھی ٹیکس لیا جائے گا۔ اسلام کی نظر میں ایسا شخص مدد کا مستحق ہے۔ (مسعود)

(37)____ ابتداء میں جزیہ نقد و جنس دونوں صورتوں میں لیا جاتا تھا کیونکہ فوجیوں کو دونوں کی ضرورت تھی لیکن جب حکومت کا نظام ذرا مستحکم ہوا تو پھر جنس کے بجائے نقد ہی کی صورت میں لیا جانے لگا۔ (الفاروق۔ ص ۴۳۴)

(38)____ Dr.S.A.Q.Gysaubu Husains :

The Arabs Administeration p.43

بحوالہ بلاذری : فتوح البلدان، ص ۱۳۷ و قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص۔ ۸۱

(39)____ شبلی نعمانی : الفاروق : ص ۴۳۴

(ب)____ Jamil Ahmad : Hundred Great Muslims, p.45

(40)___ Husaini : Arabs Administeration,p.43

(41)___ Ibid.p.44

(42)___ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.59

(43)___ P.K.Hitti : History Of The Arabs,p.170

(44)___ T.W.Arnold : The Preaching Of Islam, p.57

(45)___ قاضی ابو یوسف: کتاب الخراج، ص ۸۲

(46)___ ایضاً ص ۷۱

(47)___ مودودی: اسلامی ریاست، ص ۵۹۳ (بحوالہ کتاب الخراج، ص ۷۲ و فتح القدیر، ج ۲، ص ۳۷۲)

(48)___ ایضاً ص ۵۹۳

(49)___ ایضاً ص ۵۹۵

(50)___ T.P.Hughes : A Dictionary Of Islam,p.653

(b) S.W.Muir: Annals Of The Early Caliphate,p.218

(51)___ Muhammad Ali : Early Caliphate,p.182

(52)___ سرسید احمد خاں: تہذیب الاخلاق، ج ۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۱۳ھ، ص ۶۸۔۵۹

(53)___ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۵۰

(54,55)___ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۵۰ تا ۴۵۲

(56)___ نوٹ: غلامی سے متعلق مندرجہ بالا تفصیلات الفاروق کے صفحہ ۴۴۴ تا ۴۵۳ سے اخذ کی گئی ہیں۔ (مسعود)

(57)___ شبلی نعمانی : الفاروق، ص ۴۲۷

نوٹ: حضرت امام بخاری، ابوبکر بیہقی اور جاحظ وغیرہ نے وصیت کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر یہ وصیت نقل کی ہے۔ محمد علی نے بھی اپنی کتاب Early Caliphate کے صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱ پر وصیت نقل کی ہے۔

(ماخوذ ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) فاروق اعظم نمبر، مئی و جون ۱۹۷۴ء)

☆☆☆